Al-Qalam القلم

p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077

Volume:26, Issue:2, 2021, pp. 214-240

پاکستان میں آئن لائن ٹیکسی سروسز کے شرعی و فقہی مباحث: تاریخی و تحقیقی جائزہ

Online Taxi Services in Pakistan in Islamic Jurisprudential and Historic perspective

Dr. Muhammad Samiullah

Assistant Professor,

Islamic Thought & Civilization, University of Management & Technology, Lahore

KEYWORDS

Online taxi, Careem, Uber, Islamic economy law, Online Taxi & Fiqh,

Date of Publication: 20-11-2021

ABSTRACT

Online taxi services have made a late entry to the Pakistani market, but not one without much fanfare. Careem made its way here from Dubai in late 2015, hoping to establish a foothold among the inflated rickshaw rates and unreliability of commercial transport. But, a short half year later, other e-cab services such as Uber and A-Taxi—big players in their own right—followed suit. Together, the e-cab industry of Pakistan quickly became a budget favourite for consumers, and their relevance in the e-commerce sector is now unparalleled except perhaps by a select few. For the time being, there are many reasons to do research in Fiqhi perspective to find out and to sort out the religious issues arisen. This research paper discusses the Islamic Jurisprudential Issues, like Ijara Fiqhiyya, Jama al Safqatain, etc. This study aims to find out in depth the practices and operations of online taxi services and to find out in depth the Islamic and Fiqhi review of an online taxi. This research is descriptive qualitative to explore the jurisprudential problems that occur available data analysis technique.

تعارف:

جدید دور میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ذرائع مواصلات کے جدید ذرائع کو موبائل ایپس اور دیگر چیزوں کے ذریعہ استعمال کیا جانے لگا۔ آن لائن ٹیکسی سروسز کا آغاز اکیسویں صدی عیسوی میں شروع ہوا اور مختلف طرح کی نیشنل اور ملٹی نیشنل کمپنیاں اس میدان میں آئیں۔ جبکہ اس کمپنیوں نے لوگوں کو بہت ہی سہولیات فراہم کیں ۔لوگوں کو جس وقت اور جس جگہ گاڑی کی ضرورت ہوتی تھی، ایک کلک پر ہی گاڑی کچھ وقت میں آپکے پاس پہنچ آتی تھی۔ اب وہ بس اسٹیشن تک جانا، قطار میں لگ کر ٹکٹ کا بندوبست کرنا، ان سب مشکلات کو دور انہیں جدید ٹرانسپورٹ کمپنیوں نے ہی کیا ہے، اس فصل میں ان کمپنیوں کا تعارف کروایا اوبر ٹیکنالوجی جو عام طور پر اوبر کے نام سے جانا جاتا ہے، ایک امریکی کمپنی ہے جو کہ کرایے کے لئے گاڑی اسکوٹر، کھانے کی ترسیل (اوبر ایٹس) ، پیکیج کی ترسیل ، کوریئرز ، فریٹ ٹرانسپورٹ اور گاڑیاں مہیا کرتی ہے۔ . یہ کمپنی سان فرانسسکو میں اسکی بنیاد رکھی گئی ہے اور دنیا بھر میں 900 سے زائد میٹروپولیٹن علاقوں میں اس کا کام ہے۔ اس کمپنی نے درجنوں لوگوں کو دنیا بھر میں مختلف قسم کے وسائل مہیا کئے ہیں۔ جبکہ اسکی کچھ تفصیل اختصاراً پہلے یہ ہے:[1]

فریٹ ٹرانسپورٹ آمدنی امریکی ڈالر 14.147 بلین(2019) آپریٹنگ آمدنی امریکی ڈالر –8.596 بلین(2019) اصل آمدامریکی ڈالر –8.506 بلین (2019) مجموعی اثاثے امریکی ڈالر 31.761 بلین (2019) کل ایکویٹی امریکی ڈالر 14.872 بلین(2019) ملازمین کی تعداد 26،900 (2019) ماتحت اداروں میں چلائی جاتی ہے:[2]

یہ کمپنی 2009 سے ارتقاء وجود میں آئی، جب امریکہ کے کئی بااثر شہریوں نے دیکھا کہ عام ٹیکسی سے سفر کرنے میں مشقت اور خرچ زیادہ ہے، جبکہ اس کمپنی میں آرام دہ سفر کی سہولت اور اخراجات کم ہیں:

> In 2009, Uber was founded as Uber cab by Garrett Camp, a computer programmer and the co-founder of StumbleUpon, and Travis Kalanick, who sold his Red Swoosh start-up for $19 million in 2007.After Camp and his friends spent $800 hiring a private driver, he wanted to find a way to reduce the cost of direct transportation. He realized that sharing the cost with people could make it affordable, and his idea morphed into Uber. Kalanick joined Camp and gives him "full credit for the idea" of Uber. The first prototype was built by Camp and his friends, Oscar Salazar and Conrad Whelan, with Kalanick as the "mega advisor" to the company.[3]

"یعنی کہ اسکا سفر 9 سال پہلے شروع ہوا تھا، جب Garret Camp نے ایک گاڑی میں سفر کرتے ہوئے پارٹی سے واپسی پر 800 ڈالر خرچ کئے تھے، تو اس وقت گیرٹ کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ اگر اسی سواری کو ایک سے زائد لوگوں کے ساتھ بانٹ لیا جائے تو سفر آسان اور سستا ہو گا، لیکن کئی لوگ یہ اس واقعہ کو Travis Kalanick کے ساتھ منسوب کرتے ہیں، وہ ایک دفعہ بہت شدید سردی میں اپنے دوست Garret Camp کے ساتھ ایک ٹیکسی کا انتظار کر رہے تھے، لیکن کئی دیر تک انہیں کوئی بھی ٹیکسی نہ ملی، اور اسی مسئلہ کے حل کے لئے انہوں نے اوبر ٹیکسی سروسز کھولنے کا فیصلہ کیا، اور اسی طرز پے انہوں نے کئی لوگوں کے ساتھ

اس مشورہ کو بانٹا، اور تبھی سے یہی دونوں لوگ اس کمپنی کے بانیان مانے جاتے ہیں۔ اس کمپنی کو بنانے سے پہلے گیرٹ StumbleUpon کمپنی کے بنانے میں شریک تھے، اور اسی طرح ٹریوس بھی Red Swoosh کمپنی کو 19 ملین ڈالر میں اپنی کمپنی کو بیچ دیا تھا۔ دونوں نے جب اس کمپنی کا ورژن عوام الناس میں پیش کیا تو اس کمپنی کا ابتدائی کام کرنے والا Ryan Graves نے اس کمپنی کی حمایت کی تو انہیں جنرل مینیجر بنا دیا گیا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسے اس کمپنی کا سی ای او منتخب کر لیا گیا"۔

اوبر کا آغاز 2009 میں ہوا، تو Garret Camp کا مقصد لوگوں کو سہولت دینا، سفری مشکلات کو کم کرنا، لوگوں کے لئے وسائل روزگار پیدا کرنا تھا، تو رفتہ رفتہ اس نے متعدد لوگوں کو اپنے بزنس میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا اور تبھی اس کمپنی نے سی ای او، اور دوسرے کچھ لوگوں کو مخصوص نشستیں مہیا کیں:

> Following a beta launch in May 2010, Uber's services and mobile app officially launched in San Francisco in 2011. Originally, the application only allowed users to hail a black luxury car and the price was 1.5 times that of a taxi. In February 2010, Ryan Graves became the first Uber employee. Graves started out as general manager and was named CEO shortly after the launch. In December 2010, Kalanick succeeded Graves as the CEO of Uber. Graves became the company's chief operating officer (COO). By 2019, Graves owned 31.9 million shares in the company.[4]

"یعنی کہ 2011 میں اس کمپنی نے اپنی سروس کے ساتھ ساتھ آفیشل ایپ بھی متعارف کروائی، جسکے شروعاتی سالوں میں ایک کالی کار ہی منتخب ہوتی تھی، لیکن ان سالوں میں اس کمپنی کو اتنی شہرت نہ ملی کیونکہ اس کیب کی قیمت عام ٹیکسی کار سے ڈیڑھ گنا بڑھ کر تھی، ابتدائی دنوں میں ان کاروں کو اوبر کیب (Uber Cab) کہا جاتا تھا لیکن دوسری کئی کاروں کے استعمال کرنے والوں نے شکایت کی تو اسے صرف اوبر ہی جانا جانے لگا۔ Grave جب یہ کمپنی شروع ہوئی تو وہ اسکا سی ای او تھا، دسمبر 2010 میں Kalanick کامیاب ہوا، تو گریو کمپنی کا چیف آپریٹنگ آفیسر بن گیا، جبکہ 2019 میں گریو کے 31.9 ملین کی اس کمپنی میں شراکت تھی"۔

> In 2011, the company changed its name from Uber Cab to Uber after complaints from San Francisco taxicab operators. The company's early hires included a nuclear physicist, a computational neuroscientist, and a machinery expert who worked on predicting demand for private hire car drivers and where demand is highest. In April 2012, Uber launched a service in Chicago where users were able to request a regular taxi or an Uber driver via its mobile app. In July 2012, the company introduced UberX, a cheaper option that allows people to drive for Uber using non-luxury vehicles, including their personal vehicles, subject to a background check, registration requirement, and car standards. By early 2013, the service was operating in 35 cities. In December 2013, USA Today named Uber its tech company of the year. In August 2014, Uber launched Uber POOL, a shared transport service in the San Francisco.[5]

یعنی کہ 2011 میں کمپنی نے اپنانام اوبر کیب سے تبدیل کر کے اوبر رکھ لیا، جولائی 2014 میں اس کمپنی نے ایک دوسری کمپنی کے ساتھ مل کر ایک اور سروس متعارف کروائی، جسے Uber Chopper کے نام سے جاناجاتا ہے۔اس سروس میں 3000 ڈالرز کی لاگت سے نیویارک سے ہیمپٹنس تک چوپر زاڑانے کی سروس جاری کی۔ جبکہ اگلے ہی مہینے میں اس کمپنی نے ایک اور سروس کاٹرائل جاری کیا جسے Uber Pool کہاجاتاہے،اس سروس میں ایک ہی راستے میں جانے والی سواری کو دوسری سواری کے ساتھ بٹھادیا جاتاہے اور اس سے پیسوں میں نصف نصف کا معاملہ طے پاتاہے۔اور اسی طرح اسی مہینے میں اوبر نے ایک اور سروس متعارف کروائی جسے Uber Eat کانام دیا گیا،اس سروس میں 30 منٹس کے اندر کھانا پہنچانے کا تصور پیش کیا گیا۔مارچ 2015 میں اس کمپنی نے سنگاپور میں Luxury اور اس جیسی کئی مہنگی کاروں کی بھی سروس جاری کی۔ پھر اسی سال ٹریوس نے وہ گاڑیاں متعارف کروانا چاہیں جو کہ خود بخود (Self-Driving)الیکٹرونک طریقے سے منزل مقصود تک پہنچتی تھیں، جس کے لئے اس نے ایک Robotics Department قائم کیا تا کہ اس منصوبہ پر بھی کام کیا جاسکے۔ پھر 14 دسمبر 2016 کو اس کمپنی نے اپنا پہلا Self-Driving ٹیسٹ کیا۔ پھر اسی طرز پر یہ کمپنی کل 83 سے زیادہ ملکوں میں اور 633 شہروں میں اپنے شاندار کامیابی کی طرف رواں دواں ہے۔

کریم ٹیکسی سروسز اور اسکا تعارف:

اوبر ٹیکسی سروسز کے بعد کئی لوگوں کے ذہنوں میں نت نئے تصورات اور آئیڈیوں کو فروغ ملنا شروع ہو گیا تھا،اس سلسلہ میں دنیا کی دوسری بڑی ٹیکسی سروس کریم کے بانیان Mudassir Sheikh and Magnus Olsson بھی شامل ہیں۔

> Careem was co-founded by Mudassir Sheikha, a native of Pakistan and Magnus Olsson of Sweden, who had both worked as management consultants at McKinsey & Company. It started operating in July 2012 as a website-based service for corporate car bookings, and evolved to become a vehicle for hire company with car hire for everyday use. IN 2015, the company acquired a Saudi-based home service company and Abdulla Elyas joined Careem. In 2017, the company announced a program to extend maternity leave and hire more women. In June 2017 Careem launched operations in Palestine as part of a commitment to create one million jobs in the Middle East and North Africa region by the end of 2018- In January 2018 they became the first ride-hailing service to launch in Baghdad. The company also has locations in Najaf and Erbil, Iraqi Kurdistan.[6]

"یعنی کہ کریم سروس مدثر شیخ اور Magnus Olsson کی ایجاد ہے۔مدثر پاکستان کے شہری ہیں جبکہ اولسن سویڈش کے رہنے والے ہیں ۔یہ دونوں McKinsey & Company میں کام کرتے تھے۔انہوں نے 2012 میں ویب پیج سروس کے تحت اس کمپنی کا آغاز کیا،جو کہ مشترکہ طور پر کار بکنگ یا دوسری روزمرہ کی چیزوں کے لئے گاڑی کی سہولت فراہم کرتی تھی۔2015 میں اس کمپنی نے سعودیہ میں ہوم کمیٹی کی مدد حاصل کی اور عبداللہ الیاس اس کمپنی میں شامل ہوئے۔2017 میں اس کمپنی نے عورتوں کے لئے یہ

آسانی پیدا کی کہ انکو اس کمپنی کی طرف سے مزید نوکریاں دی جائیں گی۔جون 2017 میں کریم نے مشرق وسطی میں اور شمالی افریقہ کے علاقوں میں 2018 کے آخر تک دس لاکھ کے روزگار کے مواقع دیئے اور انہیں مواقع میں فلسطین میں بھی کام جاری ہے"۔

It was announced in February 2018 that Careem has acquired Round Menu, a restaurant listing and food ordering platform that operates across the Arab world. In August 2018 Careem said they would be launching bus services, starting with cities in Egypt. IN May 2019, Careem announced the acquisition of UAE-based bike-sharing start-up Cycle which will re-brand as Careem Bike. On 27 February 2020, Careem announced that it will soon be launching Careem Pay, a digital wallet to replace cash payments. [7]

"فروری 2018 میں یہ اعلان کیا گیا کہ کریم نے رائیونڈ مینو، ایک ریستوراں کی فہرست سازی، اور فوڈ آڈر پلیٹ فارم حاصل کیا ہے، جو کہ پوری دنیا میں چل رہا ہے۔اگست 2018 میں کریم نے کہا کہ وہ مصر کے شہروں سے شروع ہو کر بس خدمات کا آغاز کریں گے۔ مئی 2019 میں کریم نے متحدہ عرب امارات پر مبنی موٹر سائیکل شئیرنگ اسٹارٹ اپ سائیکل کے حصول کا اعلان کیا تھا، جو کہ کیریم موٹر سائیکل کے نام سے دوبارہ برانڈ کرے گا۔27 فروری 2020 کو کریم نے اعلان کیا کہ وہ جلد ہی نقد ادائیگیوں کو تبدیل کرنے کے لئے ڈیجیٹل پرس لانچ کرنے والی ہے"۔

بائیکیا ٹرانسپورٹ کمپنی اور اسکا تعارف:

مذکورہ صفوں میں یہ بیان کیا گیا کہ مدثر شیخ اور اولسن نے مل کر کریم ٹیکسی سروس کی ابتداء کی اور تقریبا کئی ملکوں اور متعدد شہروں میں اپنے نصب العین کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔انہوں نے کریم ٹیکسی سروسز میں کامیابی کے بعد ایک نئی سروس کو کھولنے کا منصوبہ تیار کیا اور اسے بائیکیا(BYKEA) کا نام دیا، جو کہ کریم کی طرح کامیاب سروس ثابت ہوئی۔

Bykea was started in December 2016 from Karachi, Pakistan. The company currently operates in three Pakistani cities Karachi, Lahore & Rawalpindi. In 2018, Bykea partnered with Jazz, a Pakistan-based digital communications company to provide enhanced digital connectivity and efficiency to users. In 2018, Bykea & MJSF (Mahvash and Jahangir Siddiqui Foundation) joined hands for Bikers Support Scheme. In 2019, Bykea raised $5.7 million in series A funding from local and international institutions. IN the midst of the COVID-19 pandemic in Pakistan, Bykea had secured a $13 million investment but due to the government's ban on pillion riding to combat the virus, investors reneged on the deal. Bykea enables a crowdsourced network of motorbike owners to transport people, parcels and payments within a city.[8]

"بائیکیا کا آغاز دسمبر 2016 میں کراچی، پاکستان سے ہوا تھا۔ یہ کمپنی اس وقت پاکستان کے تین شہروں یعنی کہ کراچی، لاہور اور راولپنڈی میں کام کرتی ہے۔ 2018 میں بائیکا نے پاکستان میں ڈیجیٹل مواصلات کرنے والی کمپنی جاز کے ساتھ شراکت داری کی تاکہ صارفین کو ڈیجیٹل رابطوں اور کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکے۔ 2018 میں بائیکا اینڈ ایم جے ایس ایف (مہوش اور جہانگیر فاونڈیشن) نے بائیکرز سپورٹ اسکیم کے لئے ہاتھ ملایا۔ 2019 میں بائیکا نے مقامی اور بین الاقوامی اداروں کی جانب سے ایک سیریز میں 5اعشاریہ 7 ملین ڈالر جمع کئے۔ پاکستان میں کورونا وائرس کی وباء کے درمیان، بائیکا نے ایک 13 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کی تھی۔ لیکن حکومت کی جانب سے اس وائرس سے نمٹنے کے لئے ڈبل سواری پر پابندی لگائی تھی جسکی وجہ سے سرمایہ کاروں نے اپنا سرمایہ واپس لے لیا"۔

ایس ڈبلیو وی ایل ٹرانسپورٹ کمپنی:

یہ ٹرانسپورٹ سروس کمپنی مصطفی قندیل، احمد صباح اور محمد نوح نے 2017 میں بنائی۔ اس کمپنی کا ہیڈ کوارٹر قاہرہ ، مصر میں ہے۔ اس کمپنی کی بھی ابر، کریم اور بائیکیا کیا طرح پلے سٹور پر ایپ ہے۔ جس کے ذریعہ آسانی سے اس کی بکنگ کی جاسکتی ہے۔

It was founded in April 2017 by Mostafa Kandil, Ahmed Sabah, and Mahmoud Noah. IN early 2019, it expanded its operations to Kenya. The company has partnered with BRCK for free Wi-Fi in its buses. IN the same year, it also expanded to Nigeria. IN June 2019, the company raised US$42 million for its expansion in Africa. IN July 2019, it expanded its operations to Pakistan, starting with Lahore. In September, it expanded its operations to Karachi, and Islamabad. The company announced that it has plans to invest $25 million in Pakistan. IN October 2019, they were briefly banned in Kenya along with other bus-hailing apps due to regulatory issues. The issue was resolved swiftly. IN November 2020, They Launched SWVL business in Amman, Jordan.[9]

"یعنی کہ اس کی بنیاد اپریل 2017 میں مصطفی قندیل، احمد صباح، اور محمود نوح نے رکھی تھی۔ 2019 کے شروع میں، اس نے کینیا میں اپنی کارروائیوں کو بڑھایا ۔ کمپنی نے اپنی بسوں میں بی آر سی کے کے ساتھ مفت وائی فائی کے ل ئے شراکت کی ہے۔ اسی سال، اس کی وسعت نائیجیریا تک ہوگئی ۔ جون 2019 میں، کمپنی نے افریقہ میں اس کی توسیع کے لئے $42 ملین امریکی ڈالر جمع کیے ۔ جولائی 2019 میں، اس نے لاہور سے شروع ہونے والی اپنی کارروائیوں کو پاکستان تک بڑھایا ۔ [ستمبر میں ، اس نے اپنی کارروائیوں کو کراچی اور اسلام آباد تک بڑھادیا ۔ کمپنی نے اعلان کیا کہ اس کا پاکستان میں 25 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کا منصوبہ ہے۔ اکتوبر 2019 میں، انضباطی مسائل کی وجہ سے کینیا میں بس ہالنگ کے دوسرے ایپس کے ساتھ ہی مختصر طور پر پابندی عائد کردی گئی تھی۔ مسئلہ تیزی سے حل ہوگیا۔ نومبر 2020 میں، انہوں نے اردن کے عمان میں ایس ڈبلیو وی ایل کاروبار شروع کیا"۔

ائیر لفٹ(Airlift)ٹرانسپورٹ کمپنی:

یہ ٹرانسپورٹ کمپنی مارچ 2019 میں منظر عام پر لائی گئی، جس کے بانی عثمان گل ہیں۔ یہ کمپنی لاہور اور کراچی کے علاقہ جات میں اپنے گاہکوں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

> The idea of Airlift was conceived by the founding Chief Executive Usman Gul after he experienced the congestion during his visit to Lahore for vacations which was caused by the inefficiency of local transportation. IN March 2019, Gul along with a small team founded the Airlift and launched its operations with a pilot project in Lahore. Gul initially self-funded the start-up using US$ 50,000. As of July 2019, the company was operating in two Pakistani cities, Karachi and Lahore. IN August 2019, Airlift raised $2.2 million in seed funding from local and international institutions. According to a report, Airlift acquired 50,000 riders in Lahore in less than five months of its operations. In November 2019, the company raised Series A funding of $12 million which included participation from American venture capital firm First Round Capital. [10]

"ایر لیفٹ کے خیال کا تصور بانی چیف ایگزیکٹو عثمان گل نے اس موقع پر کیا تھا جب چھٹیوں کے لئے اپنے دورے کے دوران بھیڑ کا سامنا کرنا پڑا تھا، جس کی وجہ مقامی نقل وحمل کی نااہلی تھی۔ مارچ 2019 میں، گل نے ایک چھوٹی سی ٹیم کے ساتھ مل کر ایئر لفٹ کی بنیاد رکھی اور لاہور میں ایک پائلٹ پروجیکٹ کے ساتھ اپنی کارروائیوں کا آغاز کیا۔ گل نے ابتدائی طور پر 50،000 امریکی ڈالر کا استعمال کرکے اسٹارٹ اپ کو مالی اعانت فراہم کی۔ جولائی 2019 تک، کمپنی پاکستان کے دو شہروں، کراچی اور لاہور میں کام کر رہی تھی۔ اگست 2019 میں، ایر لفٹ نے مقامی اور بین الاقوامی اداروں سے بیجوں کی مالی اعانت میں 2.22 ملین جمع کیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق، ایر لیفٹ نے اپنی کاروائیوں کے پانچ ماہ سے بھی کم عرصے میں لاہور میں 50،000 سوار حاصل کر لئے۔ نومبر 2019 میں، کمپنی نے 12 Series ملین کی سیریز A A فنڈز جمع کیں جس میں امریکی منصوبے کی پہلی کمپنی فرسٹ راؤنڈ کیپیٹل کی شرکت شامل ہے "۔

اولا(Ola)کیبز ٹرانسپورٹ کمپنی کاتعارف:

اولا کیبز 3 دسمبر 2010 کے عرصہ میں متعارف کروائی گئی، یہ کمپنی انڈیا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور مزید 250 شہروں میں اپنی خدمات سرانجام دیتی ہے، اور اس کمپنی کے مالک Bhavish Aggarwal ہے۔

> Ola Cabs was founded on 3 December 2010 as an online cab aggregator in Mumbai, and is now based in Bangalore. As of 2019, the company has expanded to a network of more than 15 lakh (1.5 million) drivers across 250 cities. In November 2014, Ola diversified to incorporate auto rickshaws on a trial basis in Bangalore. After the trial phase, Ola Auto expanded to other cities like Delhi, Pune, Chennai and Hyderabad starting in December 2014.In January 2018, Ola extended into its first overseas market, Australia, and in New Zealand in September 2018. In March

2019, Ola began its UK operations introducing auto rickshaws in UK. More than 10,000 drivers have applied both in online and offline mode ahead of its launch in London. In February 2020, Ola launched its taxi-hailing services with over 25,000 drivers registered. [11]

"اولا کیبس کی بنیاد 3 دسمبر 2010 کو ممبئی میں ایک آن لائن کیب ایگریگیٹر کے طور پر رکھی گئی تھی ، اور اب یہ بنگلور میں مقیم ہے ۔ 2019 تک ، کمپنی نے 250 شہروں میں 15 لاکھ (15 لاکھ) سے زیادہ ڈرائیوروں کے نیٹ ورک میں توسیع کی ہے ۔ نومبر 2014 میں، اولا نے بنگلور میں آزمائشی بنیادوں پر آٹو رکشا کو شامل کرنے کے لئے متنوع شکل اختیار کی ۔ آزمائشی مرحلے کے بعد، اولا آٹو دسمبر 2014 میں شروع ہونے والے دہلی ، پونے ، چنئی اور حیدرآباد جیسے دوسرے شہروں تک پھیل گیا۔ جنوری 2018 میں ، اولا نے اپنی پہلی بیرونی منڈی ، آسٹریلیا ، اور ستمبر 2018 میں نیوزی لینڈ میں توسیع کی ۔ مارچ 2019 میں، اولا نے برطانیہ میں آٹو رکشہ متعارف کرانے کے لئے اپنی برطانیہ کی کارروائیوں کا آغاز کیا ۔ لندن میں لانچ ہونے سے قبل 10،000 سے زیادہ ڈرائیوروں نے آن لائن اور آف لائن دونوں طریقوں سے درخواست دی ہے ۔ فروری 2020 میں، اولا نے 25،000 سے زیادہ ڈرائیوروں کے اندراج کے ساتھ ٹیکسی سے متعلق خدمات انجام دیں"۔

دیگر کمپنیز کی طرح اولا کیب بھی ایک ٹرانسپورٹ کمپنی متعارف ہوئی، اس نے بھی لوگوں کو سفر کے لئے گاڑیاں فراہم کیں، اور کھانے کی ترسیل، اور کوریئر وغیرہ کی ترسیل کی خدمات وغیرہ انجام دیں، اس شمار بھی آن لائن ٹرانسپورٹ کمپنیز میں ہوتا ہے، اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کمپنی نے بین الاقوامی سطح پر مالی لاگت لگانا شروع کردی:

IN March 2015, Ola Cabs acquired Bangalore-based taxi service Taxi for Sure for approximately ₹1,394 crore (US$200 million). June 2015 onwards, Ola users gained access to TFS cabs via the Ola mobile application. Later in the year in November, Ola further acquired Geotag, a trip-planning applications company, for an undisclosed sum. IN a move to expand beyond cab aggregation, Ola acquired struggling Fundtech company Food panda with an eye on leveraging the growing food delivery segment business in December 2017. In April 2018, Ola made its second acquisition with Rider (formerly Traffline), a public transport ticketing app. Later in August 2018, Ola financed Series A funding of the scooter rent start-up Vogo, and again in December, invested another $100 million.[12]

" مارچ 2015 میں ، اولا کیبس نے بنگلور میں واقع ٹیکسی سروس ٹیکسی فورسیور کو تقریبا₹ 1،394 کروڑ (200 ملین امریکی ڈالر) میں حاصل کیا۔ جون 2015 کے بعد، اولا صارفین نے اولا موبائل ایپلی کیشن کے ذریعہ ٹی ایف ایس کیب تک رسائی حاصل کی۔ اس سال کے آخر میں، نومبر میں، اولا نے مزید نامعلوم رقم کے لئے ٹرپل پلاننگ ایپلی کیشن کمپنی، جیوٹاگ کو مزید حاصل کرلیا۔ ٹیکس جمع کرنے سے آگے بڑھنے کے اقدام میں، اولا نے جدوجہد کرنے والی فوڈ ٹیک کمپنی فوڈ پینڈا کو دسمبر 2017 میں بڑھتی ہوئی خوراک

کی ترسیل کے طبقے کے کاروبار کو فائدہ اٹھانے پر نگاہ رکھتے ہوئے حاصل کیا ۔ اپریل 2018 میں، اولا نے دوسرا حصول ریڈلر (سابقہ ٹریفلین) کے ساتھ حاصل کیا، پبلک ٹرانسپورٹ ٹکٹنگ ایپ۔ بعد میں اگست 2018 میں، اولا نے سکوٹر کرایہ شروع کرنے والے ووگو کی سیریز ایک فنڈ کو مالی اعانت فراہم کی، اور دسمبر میں ایک بار پھر 100 ملین کی سرمایہ کاری کی"۔ 2015 سے 2018 کے درمیان اس کمپنی نے بہت سرمایہ کاری کی، جبکہ سو ملین تک اس ٹرانسپورٹ کمپنی کا بزنس بڑھا، اور مزید ترقی کی طرف رواں دواں ہے:

> In March 2019, the Karnataka state transport department suspended Ola's operating license for six months for violation of license conditions and violation of Karnataka On-Demand Transportation Technology Aggregator Rules, 2016. This was on account of Ola running bike taxi services though it only had license for four-wheeler taxi operations. The company termed the order unfortunate and was looking at working with driving partners to continue functioning. They also claimed to be in touch with authorities to sort things out.[13]

مارچ 2019 میں، کرناٹک کے ریاستی محکمہ ٹرانسپورٹ نے لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی اور کرناٹک آن ڈیمانڈ ٹرانسپورٹیشن ٹکنالوجی ایگریگیٹر قواعد، 2016 کی خلاف ورزی پر اولا کے آپریٹنگ لائسنس کو چھ ماہ کے لئے معطل کر دیا ۔ یہ اولا کی موٹر سائیکل ٹیکسی خدمات چلانے کے سبب تھی جبکہ اس کے پاس صرف لائسنس تھا۔ فور وہیلر ٹیکسی کارروائیوں کے لئے۔ کمپنی نے اس حکم کو بدقسمتی قرار دیا اور کام جاری رکھنے کے لئے ڈرائیونگ شراکت داروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی تلاش میں تھا۔ انہوں نے معاملات کو حل کرنے کے لئے حکام سے رابطے میں رہنے کا بھی دعوی کیا۔

مذکورا اوراق میں یہ وہ چند مشہور کمپنیاں تھیں، جو کہ ملکی اور غیر ملکی سطح پر کام کرتی ہیں، جنکے آنے کی وجہ سے سفر کی نوعیت میں ہمہ جہت خاطر خواہ تبدیلی آئی، اور مسافر کے لئے یہ سفر کے لمحات آسانی اور سہولت میں تبدیل ہو گئے۔ اب یہی نہیں ان کمپنیوں کی ہی وجہ سے کئی لوگ جو کہ بے روزگار تھے، انکو کار آمد وسائل مل گئے۔ اور اسی طرح ان جدید ٹرانسپورٹ کی وجہ سے متعدد لوگوں کو مختلف قسم کی سہولتیں بھی میسر آئیں۔

پاکستان میں ٹیکسی سروسز کا تعارف اور طریقہ کار

دیگر ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی ان ممالک کی لسٹ میں آتا ہے، جس میں آن لائن ٹیکسی سروسز کا قیام وجود میں آیا۔ پاکستان میں بھی ایسی کئی کمپنیاں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ اور لاکھوں روپے کا سرمایہ حاصل کر رہی ہیں۔ اس فصل میں جدید اور مختلف پولیسیز کی حامل ٹرانسپورٹ کمپنیوں کا تعارف کروایا جائیگا، اور نیز یہ بھی اس فصل میں ذکر کیا جائیگا کہ ان ٹرانسپورٹ کمپنیوں کا آغاز کب ہوا، اور انکے کام کرنے کا طریقہ کار کیا ہے اور اسی طرح یہ بھی ملحوظ خاطر رکھا جائیگا کہ فقہ جو کہ شریعت اسلامیہ میں ایک مستقل قانون کی حیثیت رکھتی ہے، اس کی روشنی میں ان کمپنیوں کے کام کرنے کا مختصر طریقہ بتایا جائیگا۔

جیسا کہ سطور بالا میں یہ بتایا گیا کہ کس طرح Garrot اور اسکے دوست نے مل کر ابر کمپنی کا آغاز کیا، اور ساتھ ہی ساتھ کچھ سالوں میں اسنے متعدد شہروں اور کئی ممالک میں اپنا اثر ورسوخ قائم کیا۔ تو انہیں کے طریقے پر عمل کرتے

ہوئے کئی دوسرے لوگوں نے بھی ایسے ہی منصوبوں پر غور کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک سے دوسری کمپنی متعارف ہونی شروع ہو گئی، اور ساتھ ہی کئی ملکوں نے بھی ان کمپنیز کی سفری پالیسیوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور اسی طرح پاکستان میں بھی یہ کمپنیاں اپنا اثر و رسوخ بنا چکی ہیں:

> Popular car ride-hailing service Uber Technologies Inc will launch its uberGo service in Karachi on Aug 25, making the metropolis the second Pakistani city it has expanded operations to this year. The low-cost uberGo service will initially serve Clifton, Saddar Town, Jam shed Town, Gulshan-i-Iqbal Town, Liaquatabad, North Nazimabad, Gulberg Town, Malir Town and Korangi. Trips in Karachi will be free the first weekend in celebration of the expansion.[14]

"یعنی کہ مذکورہ خبر میں یہ بتایا گیا کہ مشہور اوبر کار سروس کا آغاز کراچی میں 25 اگست کو ہوا۔ انتہائی کم قیمت میں سروس آپکو رائیونڈ کی سہولت دے گی۔ اور پہلے ہفتے میں ٹرپ فری ہو گا آفر کے طور پر"۔

اسی طرح دوسرے انٹرویو میں بھی اسی طرح کا بیان ذکر کیا گیا، کہ جب جنید اقبال سے کریم کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کب اسکی لاونچ کر رہی ہے تو اس نے کہا کہ:

> When did Careem decide to enter the Pakistani market? JUNAID IQBAL: Careem started toying with the idea of launching in Pakistan in early 2015, and various pilots were run that year. We began a test launch in October 2015 when I joined Careem, and we launched in March 2016.[15]

"اس خبر میں یہ بتایا گیا کہ، جنید اقبال سے طلحہ بن حماد نے سوال کیا کہ کریم پاکستانی مارکیٹ میں کب آرہی ہے؟ تو جنید اقبال جو کہ اس کمپنی کے سی ای او، ہیں انہوں نے جواب دیا کہ جلد ہی یہ پاکستان میں 2015 کے عرصے میں لاونچ ہو جائیگی۔ ٹیسٹنگ لاونچنگ 2015 اکتوبر میں ہو گا، جبکہ فائنل لاونچ مارچ 2016 میں ہو گا"۔

کریم کے جیسے ہی پاکستان میں آنے کے مواقع ظاہر ہوئے تو دوسرے ممالک کی طرح پاکستان میں بھی کئی دوسرے لوگوں نے بھی جدید ٹرانسپورٹ میں سرمایہ کاری شروع کر دی، تو ایسے ہی چند سالوں کے بعد ائیر لفٹ نامی کمپنی پاکستان میں عوام الناس کے سامنے جدید سہولیات لے کر آئی:

> In March 2019, Gul along with a small team founded the Airlift and launched its operations with a pilot project in Lahore. Gul initially self-funded the startup using US$ 50,000. As of July 2019, the company was operating in two Pakistani cities, Karachi and Lahore. In August 2019, Airlift raised $2.2 million in seed funding from local and international institutions.[16]

"یعنی کہ ائیر لفٹ کو مارچ 2019 میں گل نے ایک چھوٹی سی ٹیم کے ساتھ مل کر لاونچ کیا، جبکہ گل نے اس ٹرانسپورٹ کمپنی میں ابتدائی طور پر 5000 امریکی ڈالر کی لاگت لگائی"۔ یعنی کہ جولائی 2019 میں یہ کمپنی پاکستان کے دو بڑے شہروں میں کراچی اور لاہور میں مارکیٹ میں آچکی تھی، اور یہی سے ہی اس کمپنی نے اپنی خدمات لوگوں کو صرف کرنی شروع کر دیں۔

In July 2019, it expanded its operations to Pakistan, starting with Lahore. In September, it expanded its operations to Karachi, and Islamabad. The company announced that it has plans to invest $25 million in Pakistan.[17]

SVL ٹرانسپورٹ کمپنی جولائی 2019 میں شروع ہونے کا امکان تھا، اور ستمبر میں اس کمپنی نے کراچی اور اسلام آباد کے شہروں میں لوگوں کو سفر کی سہولیات سے آراستہ کیا۔

جدید ٹیکسی سروسز اور انکے کام کرنے کا دائرہ کار:

آن لائن ٹرانسپورٹ کمپنیوں سے سہولیات حاصل کرنے کا ایک خاص طریقہ کار ہے، سب سے پہلے کسٹمر کو ایک مخصوص ایپ ڈائیلوڈ کرنی پڑتی ہے، پھر اس میں اپنی کچھ ضروری معلومات درج کرنی ہوتی ہے، جیسا کہ اپنا نام ، موبائل نمبر، لوکیشن ، جینڈر وغیرہ شامل کرنا ہوتا ہے۔ پھر اسکے بعد اگر کسٹمر سہولت حاصل کرنا چاہتا ہے، تو اپنی لوکیشن سے مطلوبہ لوکیشن تک جانے کے لئے گاڑی ہائیر کرنے کی ایک درخواست دے گا۔ پھر کمپنی اسکو گاڑی بھیجے گی، اور وہ گاڑی پر سفر کرے گا، سفر کرنے کے بعد کمپنی آئی ڈی (ID) پر ہی اسکے چار جز بتادے گی، جس میں کلو میٹر اور منٹوں کے حساب سے چار جز اور دیگر سروس چار جز شامل ہونگے، ذیل میں ایک عبارت ذکر کی جاتی ہے جو کہ اس طریقہ کار کو وضاحت سے بیان کرتی ہے:

Uber does not provide transportation services but, instead, determines the terms on which independent drivers are allocated to customers and the prices that will be charged to them, including the share earned by the driver. To facilitate the scheme, Uber utilizes dynamic pricing model; prices vary according to supply and demand at the time of service. However, customers are quoted the fare or delivery fee in advance. Service is generally accessed via mobile app. Users set up a personal profile with a name, phone number, other information, and payment preference, which could be a credit card, e-commerce payment system or, in some cases, cash. After the service is complete, the customer may be given the option to provide a gratuity to the driver, which is also billed to the customer's payment method. The status of drivers as independent contractors is an unresolved issue. Drivers provide a vehicle, which could be owned, rented, or leased. Drivers must meet requirements for age, health, car age and type, have a driver's license and a smartphone or tablet, and may be required to pass a background check. In many cities, vehicles must pass annual safety inspections and/or must have an emblem posted in the passenger window. Some cities also require drivers to have a business license. There may be accommodations for hearing-impaired drivers. Drivers may be notified before accepting a trip if it will be longer than 45 minutes. After each transaction, drivers and customers may rate each other and users with low ratings may be deactivated.[18]

اوبر ٹرانسپورٹیشن کی خدمات مہیا نہیں کرتا ہے، لیکن اس کے بجائے وہ شرائط طے کرتا ہے جس پر صارفین کو آزاد ڈرائیور مختص کیا جاتا ہے اور ان پر جو قیمت وصول کی جائے گی اس میں ڈرائیور کی کمائی ہوئی رقم بھی شامل ہے۔ اس اسکیم کو آسان بنانے کے لئے، اوبر متحرک قیمتوں کا نمونہ استعمال کرتا ہے۔ قیمت کے مطابق خدمت کے وقت رسد اور طلب کے مطابق مختلف ہوتی ہیں ۔ تاہم، صارفین کو پہلے سے کرایہ یا ترسیل کی فیس کا حوالہ دیا جاتا ہے عام طور پر موبائل ایپ کے ذریعہ سروس تک رسائی حاصل کی جاتی ہے ۔ صارفین نے ایک نام، فون نمبر، دوسری معلومات اور ادائیگی کی ترجیح کے ساتھ ایک ذاتی پروفائل مرتب کیا، جو کریڈٹ کارڈ، ای کامرس ادائیگی کا نظام یا کچھ معاملات میں نقد رقم ہو سکتا ہے ۔ سروس مکمل ہونے کے بعد، گاہک کو ڈرائیور کو گرانٹی دینے کا اختیار فراہم کیا جاسکتا ہے ، جس کا بل صارف کے ادائیگی کے طریقہ کار پر بھی جاتا ہے۔بطور آزاد ٹھیکیدار ڈرائیوروں کی حیثیت ایک حل طلب مسئلہ نہیں ہے۔ ڈرائیور ایک ایسی گاڑی مہیا کرتے ہیں، جس کی ملکیت، کرایہ یا لیز پر ہو سکتی ہے۔ ڈرائیوروں کو عمر، صحت، کار کی عمر اور قسم کی ضروریات پوری کرنا ہوں گی، ڈرائیور کا لائسنس اور اسمارٹ فون یا ٹیبلٹ ہونا چاہئے ، اور آپ کو بیک گراؤنڈ چیک پاس کرنے کی ضرورت ہوگی ۔ بہت سارے شہروں میں ، گاڑیاں لازمی طور پر سالانہ حفاظتی معائنے گزرتی ہیں اور / یا مسافر ونڈو میں ایک نشان لگا ہوا ہونا ضروری ہے ۔ کچھ شہروں میں ڈرائیوروں کو بزنس لائسنس کی ضرورت ہوتی ہے ۔ سماعت سے محروم ڈرائیوروں کے لئے رہائش ہو سکتی ہے۔ سفر قبول کرنے سے پہلے ڈرائیوروں کو مطلع کیا جاسکتا ہے اگر یہ 45 منٹ سے زیادہ لمبا ہو گا۔ ہر لین دین کے بعد، ڈرائیور اور صارفین ایک دوسرے کو درجہ دے سکتے ہیں اور کم درجہ بندیاں رکھنے والے صارفین کو غیر فعال کر دیا جاسکتا ہے۔

ان کمپنیوں کا فقہی طور پر کام کرنے کا طریقہ:

کپتان اپنی گاڑی کمپنی میں رجسٹر کرواتا ہے، اب گاڑی یا تو کل وقت رجسٹر ہوتی ہے یا جز وقت کے لئے۔ کل وقت فل ٹائم جاب جبکہ جز وقت یعنی کہ Part-time جاب، کے طور پر کپتان دو طرح سے اس کمپنی کا اجیر بن جاتا ہے۔ اجیر اس طور پر کہ اجیر کام کا پورا معاوضہ وصول کرتا ہے۔ جبکہ اجارہ کی تعریف باب نمبر دو کی فصل نمبر دو میں آئیگی، اس کے تحت یہ اس کمپنی میں اجیر بن جاتا ہے۔

اب اجیر دن بھر جو کماتا ہے اس قیمت کا 25 فیصد وہ اس کمپنی کے حصے میں جاتا ہے، جبکہ باقی منافع وہ خود رکھتا ہے، جو کہ اس کی اور اسکی گاڑی کی اجرت ہوتی ہے، اب کپتان کا اس کمپنی سے اجارہ کا عقد اور اسکا معاوضہ یوں متعین ہو جاتا ہے۔ دوسری طرح کسٹمر اس کمپنی سے جب رائڈ لیتا ہے تو کمپنی رائیڈ بھجتی ہے، تو ایسی صورت میں کسٹمر گویا کہ کپتا ن کو (یعنی کہ گاڑی والے کو) اجیر بناتا ہے، اس طور پر کہ کپتان اس کسٹمر کو گاڑی کی سہولت دیتا ہے، اور اسکے بدلے میں کپتان اس کسٹمر سے معاوضہ کی قیمت وصول کرتا ہے، اب یہ عقد اجارہ اس کپتان اور کسٹمر کے درمیان میں ہو گیا، اور اسکی اجرت جو کسٹمر کپتان کو دیتا ہے وہ مقرر ہوتی ہے۔ اب اس سلسلہ میں یہ بیک وقت دو عقد چل رہے ہیں، فقہی طور پر یہ کمپنیاں اس طرح سے کام کرتی ہیں، عقد اجارہ کی وجہ سے کپتان اس کسٹمر کا بھی اجیر بنتا ہے اور اس ٹرانسپورٹ کمپنی کا بھی اجیر بنتا ہے۔ یہ وہ چند کمپنیاں تھیں جو کہ پاکستان میں ٹرانسپورٹ کے حوالہ خدمات سرانجام

دیتی ہیں،اور انکا مختصر طریقہ یہ کہ انکو استعمال کس طرح کیاجاتاہے۔وہ یہ ہے کہ کسٹمر جب ان کمپینیز میں سے کسی بھی ایپ ڈائنلوڈ کرے گا،اور اپنی جیسے ہی لوکیشن اپلوڈ کے گا تو اسکے قریب ترین جو بھی کپتان موجود ہو گا وہ بغیر تاخیر کئے اسکے پاس پہنچ جائیگا۔اور فقہی عقود پر ہی اس کمپنی میں ہونے والے عقود کا نظام عقد اجارہ کے تحت ہے۔

فقہ اسلامی میں نظام مواصلات سے متعلق شرعی مسائل کا عمومی جائزہ

ایک زمانہ میں آپ کے پاس دس گھوڑے تھے۔''سکب'' نامی گھوڑے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ اُحد میں سوار تھے،ایک گھوڑے کا نام لزاز تھا،جس کو شاہ اسکندریہ مقوقس نے ہدیۃً بھیجا تھا،باقی گھوڑوں کے نام یہ ہیں: ظرب،ورد،ضریس،ملاوح،سبحہ،بحر۔تین خچر تھے ایک کا نام دُلدل تھا حبشہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا،آپ ﷺ کے بعد حضرت علی اور حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہم اس پر سوار ہوتے تھے ان کے بعد محمد بن حنفیہ کے پاس رہا،دوسرے خچر کا نام فِضّہ تھا جس کو صدیقِ اکبر نے ہدیہ کیا تھا۔تیسرے کا نام اِیلیہ تھا شاہِ ایلہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔

سواری کی دو اونٹنیاں تھیں ایک کا نام قصواء اور دوسری کا نام عضباء تھا،ہجرت کے وقت آپ قصواء پر سوار تھے اور حجۃ الوداع کا خطبہ بھی اسی پر سوار ہو کے دیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں صرف سات گھوڑوں کو یہ اعزاز نصیب ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر سواری کی ان کے نام یہ ہیں:

* السکب: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا گھوڑا تھا۔
* المرتجز: یہ ایک اعرابی سے خریدا گیا تھا۔
* اللزاز: یہ اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے بھیجا تھا۔
* الظرب: یہ ربیعہ بن ابراء رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔
* الورد: یہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔
* یعسوب،الجیف: یہ دونوں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگی گھوڑے تھے۔
* اونٹنی قصوا تھی،اسے جدعاء اور عضباء بھی کہتے ہیں۔یہ وہ اونٹنی ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تھی۔[19]

حافظ یوسف المزی نے **تحفة الاشراف** کے اندر متعدد ایسے واقعات بیان کئے ہیں جس سے دور نبوی میں نظام مواصلات یعنی کہ گھوڑا،اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے خچر مبارک کا تاریخی لحاظ سے دلائل ملتے ہیں آپ نقل کرتے ہیں کہ :**أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ صَبِيحٍ الْمُرِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ جُبَيْرِبْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ، وَوَضَعُوا السِّلاحَ، وَقَالُوا: لاَ جِهَادَ قَدْ وَضَعَتْ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا؛ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، وَقَالَ: " كَذَبُوا الآنَ الآنَ جَاءَ الْقِتَالُ، وَلاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ،**

وَيُزِيغُ اللَّهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ، وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ، حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ، وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرَ مُلَبَّثٍ، وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ "۔[20] "سلمہ بن نُفَیل کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس وقت ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! لوگوں نے گھوڑوں کی اہمیت اور قدر و قیمت ہی گھٹا دی، ہتھیار اتار کر رکھ دیے اور کہتے ہیں: اب کوئی جہاد نہیں رہا، لڑائی موقوف ہو چکی ہے۔ یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ اس کی طرف کیا اور (پورے طور پر متوجہ ہو کر) فرمایا: "غلط اور جھوٹ کہتے ہیں، (صحیح معنوں میں) لڑائی کا وقت تو اب آیا ہے، میری امت میں سے تو ایک امت (ایک جماعت) حق کی خاطر ہمیشہ برسرپیکار رہے گی اور اللہ تعالیٰ کچھ قوموں کے دلوں کو ان کی خاطر کجی میں مبتلا رکھے گا اور انہیں (اہل حق کو) ان ہی (گمراہ لوگوں) کے ذریعہ روزی ملے گی، یہ سلسلہ قیامت ہونے تک چلتا رہے گا، جب تک اللہ کا وعدہ (متقیوں کے لیے جنت اور مشرکوں وکافروں کے لیے جہنم) پورا نہ ہو جائے گا، قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی (خیر) بندھی ہوئی ہے۔ اور مجھے بذریعہ وحی یہ بات بتادی گئی ہے کہ جلد ہی میرا انتقال ہو جائے گا اور تم لوگ مختلف گروہوں میں بٹ کر میری اتباع (کا دعویٰ) کروگے اور حال یہ ہوگا کہ سب (اپنے متعلق حق پر ہونے کا دعوی کرنے کے باوجود) ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہوں گے اور مسلمانوں کے گھر کا آنگن (جہاں وہ پڑاؤ کر سکیں، ٹھہر سکیں، کشادگی سے رہ سکیں) شام ہوگا"۔ یعنی کہ اللہ تعالی کی جانب سے لڑائی کی مشروعیت تو ابھی ہوئی ہے اتنی جلد یہ بند کیسے ہو جائے گی۔ وہ گمراہ و بدراہ ہوں گے اور انہیں راہ راست پر لانے کے لیے یہ حق پرست دعوت و تبلیغ اور قتال و جہاد کا سلسلہ جاری و قائم رکھیں گے۔ لوگ انہیں جہاد کے لیے اموال اور اسباب و ذرائع مہیا کریں گے اور وہ ان سے اپنی روزی (بصورت مال غنیمت) حاصل کریں گے۔ مفہوم یہ ہے کہ گھوڑوں میں ان کے مالکوں کے لئے بھلائی اور خیر رکھ دی گئی ہے، اس لیے گھوڑوں کو جنگ و قتال کے لیے ہر وقت تیار رکھو۔ ایسے خلفشار کے وقت شام میں امن و سکون ہوگا جہاں اہل حق رہ سکیں گے۔

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سَتْرٌ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ؛ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَحْتَبِسُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ فَيَتَّخِذُهَا لَهُ، وَلَا تُغَيِّبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ، وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ مَرْجٌ " وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔[21]

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر رکھ دیا ہے"۔ گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں: بعض ایسے گھوڑے ہیں جن کے باعث آدمی (یعنی گھوڑے والے) کو اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، اور کچھ گھوڑے وہ ہوتے ہیں جو آدمی کی عزت و وقار کے لیے پردہ پوشی کا باعث (اور آدمی کا بھرم باقی رکھنے کا سبب بنتے) ہیں اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جو آدمی کے لیے بوجھ

(اور وبال) ہوتے ہیں۔ اب رہے وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے اجر وثواب کا باعث بنتے ہیں تو یہ ایسے گھوڑے ہیں جو اللہ کی راہ میں کام آنے کے لیے رکھے جائیں اور جہاد کے لیے تیار کیے جائیں، وہ جو چیز بھی کھالیں گے ان کے اپنے پیٹ میں ڈالی ہوئی ہر چیز کے عوض ان کے مالک کو اجر وثواب ملے گا اگرچہ وہ چراگاہ میں چرنے کے لیے چھوڑ دئے گئے ہوں۔ پھر پوری حدیث بیان کی"۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ - قِرَائَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سَتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذَلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا - وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ: وَأَرْوَاثُهَا - حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرِدْ أَنْ تُسْقَى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ، فَهِيَ لَهُ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لِذَلِكَ سَتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ" وَسُئِلَ النَّبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمِيرِ فَقَالَ: " لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْئٌ، إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ { فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ "۔[22]

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ گھوڑے ایسے ہیں جو آدمی کے لیے اجر وثواب کا باعث ہیں، اور بعض گھوڑے ایسے ہیں جو آدمی کے لیے ستر وحجاب کا ذریعہ ہیں، اور بعض گھوڑے وہ ہیں جو آدمی پر بوجھ ہوتے ہیں، اب رہا وہ آدمی جس کے لیے گھوڑے اجر وثواب کا باعث ہوتے ہیں تو وہ ایسا آدمی ہے جس نے گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں کام آنے کے لیے باندھ کر پالا اور باغ وچراگاہ میں چرنے کے لیے ان کی رسی لمبی کی، تو وہ اس رسی کی درازی کے سبب چراگاہ اور باغ میں جتنی دور بھی چریں گے اس کے لیے (اسی اعتبار سے) نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر وہ اپنی رسی توڑ کر آگے پیچھے دوڑنے لگیں اور (بقدر) ایک دو منزل بلندیوں پر چڑھ جائیں تو بھی ان کے ہر قدم (اور حارث کی روایت کے مطابق) حتیٰ کہ ان کی لید (گوبر) پر بھی اسے اجر وثواب ملے گا اور اگر وہ کسی نہر پر پہنچ جائیں اور اس نہر سے وہ پانی پی لیں اور مالک کا انہیں پانی پلانے کا پہلے سے کوئی ارادہ بھی نہ رہا ہو تو بھی یہ اس کی نیکیوں میں شمار ہوں گی اور اسے اس کا بھی اجر ملے گا"۔ یعنی کہ وہ شخص جو گھوڑے پالے شکر کی نعمت اور دوسرے لوگوں سے مانگنے کی محتاجی سے بے نیازی کے اظہار کے لیے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے ان کی گردنوں اور ان کے پٹھوں کے ذریعہ (یعنی ان کی زکاۃ دے، اور جب اللہ کی راہ میں ان پر سواری کی ضرورت پیش آئے تو انہیں سواری کے لیے پیش کرے) تو ایسے شخص کے لیے یہ گھوڑے اس کے لیے (جہنم کے عذاب اور مار سے بچنے کے لیے) ڈھال بن جائیں گے۔ وہ شخص جو فخر، ریاو نمود اور اہل اسلام سے دشمنی کی خاطر گھوڑے باندھے تو یہ گھوڑے اس کے لیے بوجھ (عذاب ومصیبت) ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس سلسلے میں ان کے متعلق مجھ پر کچھ نہیں اترا ہے سوائے اس منفرد جامع آیت کے: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ[23] "یعنی کہ جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی یا بھلائی کرے گا وہ اسے قیامت کے دن دیکھے گا اور جو شخص ذرہ برابر شر (برائی) کرے گا وہ اسے دیکھے گا"۔

بحری سفر کے احکام:

مذکورہ اوراق میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں گھوڑے اور اس جیسے دوسرے جانور جو کہ قدیم نظام مواصلات کی ایک جامع تاریخ رکھتے ہیں انکو بیان کیا گیا،اس سلسلہ میں اسکے بعد بحری سفر کے احکام کو بیان کیا جاتا ہے۔ محدثین کرام اس حوالہ سے لکھتے ہیں کہ :

جو کوئی بھی سمندری راستے سے اللہ کے راستے میں جائے اور اس کی موت کا وقت قریب آجائے تو اللہ تعالی خود اس کی روح لیتے ہیں۔ یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے، جو ابن ماجہ میں مروی ہے، یہ حدیث سمندری راستے سے گزر کر اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے راہ خدا میں جہاد و قتال کرتے ہوئے جان دینے والے مجاہدین کی فضیلت کے بارے میں ہے۔ پوری حدیث کا متن درج ذیل ہے۔ واضح رہے کہ یہ حدیث محدثین کے اصول کے مطابق ضعیف ہے۔ عن سليم بن عامر قال: سمعت أبا أمامة يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: شهيد البحر مثل شهيدي البر، والمائد في البحر كالمتشحط في دمه في البر، وما بين الموجتين كقاطع الدنيا في طاعة الله، وإن الله عزوجل وكل ملك الموت بقبض الأرواح إلا شهيد البحر، فإنه يتولى قبض أرواحهم ويغفر لشهيد البر الذنوب كلها، إلا الدين ولشهيد البحر الذنوب والدين [24] خشکی میں تین دن کا سفر شرعی اعتبار سے اڑتالیس میل کا سفر سمجھا جاتا ہے، اور اڑتالیس میل کے سفر میں آدمی مسافر شمار ہوتا ہے اور نماز قصر ادا کرتا ہے، بحری سفر میں یہ مسافت معتبر نہیں، بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ متوسط درجہ کی کشتی تین دن میں کتنی مسافت طے کرتی ہے ،وہی مسافت قصر کے لیے معتبر ہو گی، اور اتنے سفر کو شرعی سفر شمار کیا جائے گا اور نماز قصر ادا کی جائے گی، اگرچہ بڑے جہاز اس مسافت کو اپنی تیز رفتاری کی بنا پر جلد طے کر لیں۔[25] کشتی اور بحری جہاز کا تلا (نیچے والا حصہ) زمین پر ٹکا ہوا ہو، تو اس میں نماز صحیح ہے اور زمین پر مستقر نہیں تو بعض نے امکان خروج کے باوجود نماز کی صحت کا قول کیا ہے، مگر راجح یہ ہے کہ اس صورت میں کشتی اور جہاز کے اندر نماز صحیح نہیں، باہر نکل کر پڑھے، بلکہ چلتی کشتی کو بھی کنارے لگا کر نکلنا ممکن ہو تو قول راجح کی بنا پر اس میں بھی نماز درست نہیں، اگر ملاح کشتی کنارے لگانے پر راضی نہ ہو یا بندرگاہ پر جہاز کا عملہ باہر نکلنے کی اجازت نہ دے تو اندر ہی نماز پڑھ لے، مگر بعد میں اس کا اعادہ واجب ہے۔[26]

چلتی ہوئی کشتی میں اگر کھڑے ہو کر نماز کی ادائیگی پر قادر نہ ہو تب تو بالاتفاق بیٹھ کر نماز ادا کی جائے گی اور اگر قدرت کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے یہاں کراہت کے ساتھ جائز ہے اور کشتی ساحل سے بندھی ہو، نیز وہ ہوا کے دباؤ وغیرہ کی وجہ سے حرکت میں نہ ہو تو بھی بلا عذر بیٹھ کر نماز درست نہیں، اس پر سبھوں کا اتفاق ہے کہ اگر صورت حال ایسی ہو کہ سر میں چکر آتا ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کی جاسکتی ہے، اگر کشتی سے نکل کر نماز کی ادائیگی ممکن ہو تو مستحب ہے کہ ساحل پر اتر کر نماز پڑھے، جو شخص رکوع اور سجدے پر قادر ہو اس کے لیے کشتی میں اشارہ سے نماز ادا کرنا درست نہیں۔ اس حوالہ سے صاحب قاموس الفقہ لکھتے ہیں کہ :

> "کشتی میں نماز کے دوران بھی سمت قبلہ کا استقبال ضروری ہے، نماز کی ابتدا اسی طرح کرے، پھر جوں جوں کشتی گھومتی جائے، اپنا رُخ قبلہ کی طرف بدلتا جائے، کشتی میں اقامت کی نیت معتبر نہیں، بلکہ جب تک خشکی پر نہ آجائے، مسافر ہے، ان تمام احکام میں جو حکم کشتی کا ہے، وہی بحری جہازوں کا ہے"[27]۔

کارانشورنس:

مذکورہ صفحات میں بحری سفر یعنی کہ بحری جہاز اور کشتی وغیرہ کے کچھ مخصوص احکام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے انکو ذکر کیا گیا۔اس سلسلہ میں کار انشورنس جو کہ موجودہ دور میں طوالت اور پورے مسلم ممالک میں پھیلتی جارہی ہے، کیا یہ جائز ہے ؟تو یہاں فتوی کو ذکر کیا جاتا ہے کہ جیسا دوسری چیزوں کی انشورنس کروانا جائز نہیں ہے،(لائف انشورنس وغیرہ)اسی طرح کار انشورنس کروانا بھی جائز نہیں ہے:

سوال نمبر6436: کیا گاڑی کا انشورنس جائز ہے یا نہیں جب کہ ملکی قانون جبر نہ کرتا ہو لینے پر مگر کبیر نقصان سے حفاظت کے لئے کے ہر مہینے یا ہفتے اتنا پیسہ دوگے احتمالی نقصان پر اگر نقصان ہوا تو تمہارا نفع اور اسکا نقصان اور اگر نہ ہوا انشورنس والوں کا نفع ہے مگر آپ کے پیسے سے زیادہ خرابی ہو یا کم وہ انشورنس والے بھریں گے۔؟

جواب نمبر: 64361

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انشورنس جان کا ہو یا گاڑی کا،اس میں سود اور قمار (جوا) دونوں پائے جاتے ہیں،اور یہ دونوں چیزیں مذہب اسلام میں قطعی طور پر حرام وناجائز ہیں؛اس لیے اگر کسی ملک میں گاڑی سڑک پر لانے کے لیے گاڑی کا انشورنس کرانا قانونی طور پر لازم وضروری نہ ہو تو لائف انشورنس کی طرح گاڑی کا انشورنس بھی حرام وناجائز ہوگا، قال اللہ تعالی:وأحل الله البيع وحرم الربا الآية(سورہ بقرہ، آیت:۲۷۵)،یأیها الذين آمنوا إنما الخمر والميسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون(سورہ مائدہ، آیت:۹۰)،وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إن الله حرم على أمتي الخمر والميسر (مسند احمد ۲: ۳۵۱، حدیث نمبر: ۶۵۱۱)،﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ أي بالحرام، يعني بالربا، والقمار، والغصب والسرقة(معالم التنزيل ۲: ۵۰)،لأن القمار من القمر الذي يزداد تارةً وينقص أخرىٰ۔ وسمى القمار قمارًا؛لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه، وهو حرام بالنص(شامی، کتاب الحظر والإباحة،باب الاستبراء ،فصل في البيع ۹:۵۷۷ ، مطبوعہ: مکتبہ زکریا دیوبند)[28]

ڈاکٹر علی جمعہ کا فتوی:

مندرجہ بالا میں گاڑی کی انشورنس کے عدم جواز پر دار العلوم دیوبند (انڈیا) کا فتوی ذکر کیا گیا، جبکہ ذیل میں ڈاکٹر علی جمعہ کا تفصیلی وجامع فتوی ذکر کیا جائیگا، جس میں یہ اظہر من الشمس کی طرح واضح ہو جائیگا کہ گاڑی کی انشورنس ناجائز اور موجب عتاب وگناہ ہے یہ فتوی2006 کو شائع کیا گیا تھا:

سوال: کیا شریعت میں حمل و نقل کی گاڑیوں کا مکمل انشورنس جائز ہے ؟تا کہ روڈ کے حادثات یا آتشزدگی یا ان گاڑیوں کی چوری ہونے کی صورت میں مالی معاوضہ مل سکے ؟ماضی میں مصری دار الافتاء نے انشورنس پر ایک فتوی جاری کیا تھا جس میں حسب ذیل مضمون آیا تھا: چونکہ انشورنس بشمول اس کے مختلف اقسام کے نئے معاملات کے زمرے میں شامل ہے جسکے جواز اور عدم جواز کے بارے میں براہ راست کوئی شرعی تصریح موجود نہیں ہے—بالکل

اسی طرح جس طرح بینکوں کا مسئلہ ہے- اس لئے اس کا کاروبار فقہ کے ماہرین کے اجتہادات اور عمومی نوعیت کی تصریحات کی روشنی میں کی گئی تحقیقات کے حوالے ہوا. مثال کے طور پر اللہ تبارک وتعالی کے اس ارشاد مبارک میں ہے: وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ''اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو، اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے.''اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى»(متفق علیہ) (مسلمان ان کی باہمی الفت اور ان کی باہمی رحم دلی اور ان کی باہمی ہمدردی میں ایک ہی جسم کی طرح ہیں اگر اس کے کسی ایک عضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی وجہ سے یکایک سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے.)(امام بخاری نے اس کی روایت کی ہے)وغیرہ وغیرہ اس سلسلے میں بکثرت وارد نصوص کی روشنی میں فقہائے کرام نے اجتہاد کیا ہے. انشورنس کی تین قسمیں ہیں: [29]

١)لین دین کا انشورنس: اور یہ انشورنس افراد کے ایک گروپ یا تنظیموں کی طرف سے انجام دیا جاتا ہے تاکہ ایک دوسرے کے ممکنہ نقصان کے لئے معاوضہ فراہم کیا جاسکے.

٢)(سوشل) یا معاشرتی انشورنس: اور یہ انشورنس ایسے لوگوں کی زندگیوں کو محفوظ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جنکی کمائی پر اقتصاد کا انحصار ہوتا ہے، اور ان خطرات کے پیش نظر کیا جاتا ہے جنکا مستقبل میں سامنا ہو سکتا ہے، اور انشورنس کی یہ قسم باہمی سماجی امداد کے خیال پر مبنی ہے.

٣): تجارتی انشورنس: انشورنس کی یہ قسم مشترکہ سرمایہ کار کمپنیوں کی طرف سے انجام دی جاتی ہے جو اسی مقصد کے لئے قائم کی جاتی ہیں. پہلی اور دوسری قسم کے متعلق تقریبا پورا پورا اتفاق ہونے کے قریب ہے کہ یہ دونوں اسلامی شریعت کے اصولوں پر اترتی ہیں کیونکہ یہ دونوں اصل میں ایک عطیہ کی صورت ہیں اور نیکی اور تقوی میں باہمی تعاون ہے، اور مسلمانوں کے درمیان باہمی سماجی ہمدردی کے اصول کی تعمیل ہے اور جس میں منافعہ کمانے کا جذبہ بھی نہیں ہوتا ہے، اور لاعلمی یا دھوکہ دہی کے خدشے کی وجہ سے یہ معاملہ فاسد قرار نہیں دیا جائے گا، واضح رہے کہ ان دونوں صورتوں میں انشورنس کی ادا کردہ قسطوں سے بڑھکر لی جانے والی رقم سود نہیں ہوگی کیونکہ یہ اضافی رقم مدت کے بدلے میں نہیں ہے بلکہ وہ توحادثات کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے ایک قسم کا عطیہ ہے. [30]

تیسری قسم: تجارتی انشورنس- اور اسی میں لائف انشورنس بھی شامل ہے- اس کے بارے میں سخت تنازعہ اور اختلاف ہے: علمائے کرام کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ اس قسم کے معاملے میں دھوکہ کا پہلو ہونے کی وجہ سے حرام ہے، اور ان کی نظر میں اس میں جوا اور شرط اور سود کا شائبہ بھی ہے، جبکہ دوسری جماعت کا خیال ہے کہ تجارتی انشورنس بھی جائز ہے اور اس میں اسلامی شریعت کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی بنیادی طور پر سماجی ہمدردی اور نیکی پر باہمی تعاون پر مبنی ہے، اور اصل میں یہ بھی ایک عطیہ ہے، لین دین نہیں ہے. آخر الذکر جماعت کی دلیل قرآن وسنت اور معقولی دلیل پر مبنی ہے، قرآن کی دلیل میں اس آیت مبارکہ کو پیش کرتے ہیں : ارشاد باری تعالی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ [31]''اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو''ان کا

استدلال یہ ہے کہ "عقود "کالفظ عمومی معنی کاحامل ہے جو سارے معاملات کو شامل ہے اور انہیں معاملات میں سے ایک انشورنس بھی ہے لہٰذا اس میں انشورنس سمیت دیگر تمام معاہدے شامل ہیں، اور اگر یہ معاملہ ناجائز ہوتا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیان فرمادیتے، اور جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا تو یہاں عمومی معنی ہی مراد ہوگا اور انشورنس کا معاملہ اس عام معنی کے تحت مندرج ہوگا۔[32]

: ۱) ان کا استدلال یہ ہے کہ "عقود" کا لفظ عمومی معنی کا حامل ہے جو سارے معاملات کو شامل ہے اور انہیں معاملات میں سے ایک انشورنس بھی ہے لہٰذا اس میں انشورنس سمیت دیگر تمام معاہدے شامل ہیں، اور اگر یہ معاملہ ناجائز ہوتا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے بیان فرمادیتے، اور جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا تو یہاں عمومی معنی ہی مراد ہوگا اور انشورنس کا معاملہ اس عام معنی کے تحت مندرج ہوگا. اس کی دلیل میں ایک حدیث بھی ہے، عمرو بن یثربی ضمری سے روایت کی گئی ہے، ان کا کہنا ہے کہ میں مقام منی میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں شریک تھا، انہوں نے اپنی تقریر میں ارشاد فرمایا تھا: «کسی آدمی کے لئے اپنے بھائی کے مال میں سے جائز نہیں مگر وہی جو اس کی خوش دلی سے ہو» یہاں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کے حلال ہونے کا طریقہ یہ بتایا کہ خرچ کرنے والے کی خوش دلی شامل ہو اور باہمی رضامندی ہو، انشورنس میں بھی دونوں فریق مخصوص طریقہ پر مال کے لین دین پر باہم رضامند ہوتے ہیں لہٰذا حلال ہوگا. اور ان کی عقلی دلیل یہ ہے کہ انشورنس کی رقم تو انشورنس میں شامل ہونے والے کی طرف سے ایک قسم کا عطیہ ہے وہ اس طرح کہ وہ اپنی ادا کردہ قسط کو عطیہ کر دیتا ہے اور کمپنی کی طرف سے بھی ایک عطیہ ہے کیونکہ کمپنی انشورنس کی قیمت کو عطیہ کر دیتی ہے اور نقصانات کو تقسیم کرتی ہے اور نقصان زدہ کے بوجھ کو ہلکا کرنے پر تعاون کرتی ہے، اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے. اسی طرح ان حضرات نے عرف عام سے بھی استدلال کیا ہے کہ اس طرح کے معاملات پر لوگوں کا عمل بھی چل پڑا ہے اور عرف عام قانون سازی کے سرچشموں میں سے ایک سرچشمہ ہے جیسا کہ مشہور و معروف ہے اسی طرح انہوں نے "مصلحت مرسلہ" (یعنی ایسا مفاد جس سے شریعت خاموش ہے) سے بھی استدلال کیا ہے. نیز تجارتی انشورنس اور معاونتی اور معاشرتی انشورنس کے درمیان کئی یکسانیت کے پہلو ہیں جنکے جواز پر اجماع ہے اور جو شریعت کے اصول کے موافق ہیں، اس کا بھی تقاضا یہی ہے کہ اس پر بھی ان دونوں کا ہی حکم جاری ہو لہٰذا حلال ہے.[33] مزید یہ کہ انشورنس کے معاملے میں کوئی ممنوع ابہام بھی نہیں ہے کیونکہ یہ تو ایک عطیہ کا معاملہ ہے لین دین کا معاملہ تو ہے نہیں کہ ابہام کی وجہ سے ناجائز ہو جائے، نیز اس میں جو ابہام ہے وہ شرکاء کے درمیان کوئی لڑائی جھگڑے کا باعث نہیں بنتا ہے، کیونکہ بکثرت لوگ اس معاملہ میں شریک ہوتے ہیں اور یہ معاملہ بہت پھیل چکا ہے، ہر ہر شعبہ میں اس پر عمل ہو رہا ہے، اور جو چیز لوگوں میں اس طرح پھیل جائے اور لوگ بھی اس سے راضی ہوں اور تنازعات سے بھی پاک ہو اسکے ممنوع ہونے کا کوئی معقول سبب نہیں ہے. مزید یہ کہ شریعت میں یہ طے شدہ ہے کہ عطیات کے معاملوں میں نرمی سے کام لیا جاتا ہے اور بہت سارے ابہاموں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے برعکس تجارتی معاملات کے جس میں تھوڑا بھی ابہام قابل قبول نہیں ہے۔[34]

نیز ابہام یا دھوکہ کا تصور تو جب ہو سکتا ہے اگر ایک شخص اور کمپنی کے درمیان انفرادی طور پر معاملہ ہو، لیکن اب تو انشورنس تمام اقتصادی شعبوں کا جز بن گیا ہے، اور کمپنیاں خود اپنے ملازمین کا اجتماعی انشورنس کرانے لگی ہیں اور ہر فرد یہ جانتا ہے کہ کتنی رقم ادا کریگا اور پھر بعد میں کتنی رقم حاصل کریگا لہٰذا اس میں کوئی ایسا بڑا ابہام یا دھوکہ کا شائبہ نہیں رہا جو عدم جواز کی باعث بن سکے، اسی طرح انشورنس کے معاملے میں جوا کا مفہوم بھی نہیں پایا جاتا ہے کیونکہ جوا کا انحصار قسمت اور نصیبا پر ہوتا ہے جبکہ انشورنس تو باضابطہ اصولوں اور باقاعدہ منصوبوں پر مبنی ہے اسی طرح اس میں باضابطہ معاہدہ بھی ہوتا ہے۔[35] "الشرق للتأمين" اور اس طرح کی دیگر انشورنس کی کمپنیوں سے بشمول تمام انواع واقسام کے دستاویزات کی تحقیق اور چھان بین کے بعد یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ ان کے اکثر وبیشتر اصول وضوابط انتظامی نوعیت کے قواعد ہیں جو انشورنس کی کمپنیوں کی جانب سے رکھی گئی ہے جن کو اگر معاملہ کرنے والا منظور کرلے تو ان کی پابندی ضروری ہو جاتی ہے، اور یہ اصول و قواعد مجموعی طور پر اسلامی شریعت کے منافی نہیں ہیں، لیکن ان میں سے کچھ قواعد وضوابط ایسے ضرور ہیں کہ جن کو سرے سے کالعدم کرنا یا ان میں کچھ ایسی ترمیم کی جانی ضروری ہے جس کی بنیاد پر وہ اسلامی شریعت کے موافق ہو جائے اور انشورنس کمپنیوں کے نمائندوں کے ساتھ اجلاس میں طے شدہ اصول کے مطابق ہو جائے، یہ اجلاس مفتی اعظم مصر کی زیر صدارت مصری دار الافتاء میں بتاریخ ۲۵/۳/۱۹۹۷ منعقد ہوا تھا۔ اور وہ قابل ترمیم فقرے حسب ذیل ہیں:

۱۔ جس فقرے کے مضمون میں ہے: "تمام قسطوں کو بلاکم وکاست واپس کردیا جائے گا اگر وہ شخص جس کا انشورنس ہوا ہے انشورنس کی متعینہ مدت کے اختتام کے وقت بقید حیات ہو" اس فقرے کی ترمیم حسب ذیل مشمولات میں ہونی چاہئے "تمام قسطوں کو اور سرمایہ کاری کے نتیجے میں حاصل شدہ فوائد کو بلاکم وکاست واپس کردیا جائے گا اگر وہ شخص جس کا انشورنس ہوا ہے انشورنس کی متعینہ مدت کے اختتام کے وقت بقید حیات ہو اور کمپنی نے جو بھی انتظامی کام انجام دئے تھے ان کے معاوضے کو متعین فیصد کے لحاظ سے منہا کر لیا جائے"[36]

۲۔ دسواں فقرہ جس کا مضمون یہ ہے "اگر اتفاقا ایسا ہو جائے کہ رجسٹری بھیجنے کے باوجود معاملہ کرنے والے نے مقررہ مدت میں قسط کو ادا نہیں کیا اور پہلے کے تینوں سالوں کی قسطیں بھی مکمل طور پر نہیں ادا کی گئیں تھیں تو انشورنس کا یہ معاہدہ کالعدم سمجھا جائے گا اور اس کی تنبیہ بھی لازمی نہیں ہو گی، اور ادا کردہ قسط کمپنی کی کمائی کردہ حق سمجھی جائے گی" اس مضمون کو ترمیم کرکے یوں کیا جانا چاہئے: "..........اور ادا کردہ قسطیں معاملہ کرنے والے کو واپس کردی جائیں گی اور اس میں سے کمپنی کی طرف سے پیش کردہ خدمات کے معاوضے میں دس فیصد سے زیادہ نہیں کاٹی جائے گی" تاکہ کمپنی لوگوں کے مالوں پر باطل طریقے سے قابض نہ ہو۔

۳۔ "انشورنس کے معاہدہ سے پید ہونے والے تمام حقوق کا مطالبہ اس صورت میں ساقط ہو جائے گا اگر انشورنس کے حقدار تقاضہ نہ کریں، یا کمپنی کو وفات پر دلالت کرنے والے شواہد نہ پیش کریں" اس فقرے کو کالعدم کرنا ضروری ہے، کیونکہ ایک حق جب ثابت ہو گیا تو کسی بھی صورت میں ساقط نہیں ہو گا اگرچہ انشورنس کے مالکین اس کا تقاضا نہ کریں، اور دس سال گزر جانے کے بعد وہ مال مسلمانوں کے بیت المال کو حوالہ کردیا جائے گا۔

اسی قاعدہ کا دوسرا فقرہ جس میں آیا ہے:"..........اسی طرح وفات کے واقع ہونے کے وقت سے تین سال گزر جانے کی وجہ بات پرانی ہو جانے سے بھی حقدار کا حق ساقط ہو جائے گا اور وہ اس معاہدہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حقوق کے تقاضے کے لئے کمپنی کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کا حق نہیں رکھیں گے" اس فقرہ میں حسب ذیل ترمیم کرکے یوں کردینا چاہئے (...... تینتیس سال گزر جانے کے بعد تقاضا کا حق ساقط ہو جائے گا) کیونکہ اسلامی شریعت کے فقہائے کرام کے نزدیک شہری حقوق میں مقدمہ دائر کرنے میں کوتاہی سے کسی بھی مسئلے کے سر دپڑ جانے یا پرانی ہو جانے کی مدت ہے. [37]

بہر حال سوال مذکور کی صورت میں انشورنس بشمول تمام اقسام ایک معاشرتی ضرورت بن چکی ہے، اور زندگی کے حالات کے بھی تقاضے بھی کچھ اسی طرح ہیں جن سے بے نیازی ممکن نہیں رہی، کیونکہ نجی اور عام کارخانوں اور اقتصادی کمپنیوں میں کام کرنے والے لوگوں کی ایک بڑی تعداد پائی جاتی ہے، اور کمپنی اپنی اپنی پونجی کا تحفظ کرتی ہے تاکہ اس اقتصاد کی حفاظت کے سلسلے میں اپنا وابستہ کردار ادا کرسکے کیونکہ وہی زندگی کی روح رواں ہے، اسی طرح اپنے ملازمین کا بھی تحفظ کرتی ہے تاکہ حاضر و مستقبل دونوں میں ان کی زندگی محفوظ رہیں، اور انشورنس کا مقصد فائدہ یا ناجائز کمائی کرنا نہیں ہے. [38]بلکہ صحیح تو یہی ہے کہ اس کا مقصد باہمی مالی تعاون اور ایک دوسرے کی امداد کرنا اور ایک دوسرے کو نصرت وحمایت فراہم کرنا ہے تاکہ معاشرے کے افراد کو پیش آنے والے حادثات اور خطروں کو دور کیا جاسکے اور انشورنس تو بالجبر وصول کیا جانے والا کوئی ٹیکس تو ہے نہیں بلکہ وہ تو ایک قسم کا نیکی اور ایثار پر ایک دوسرے کی اعانت اور مدد کی فراہمی ہے اور نیکی اور ایثار کا تو اسلام میں واضح حکم موجود ہے، اور دنیا کے سارے ممالک نے اپنی قوموں کی ترقی اور اپنے شہریوں کے فلاح و بہبود کے لئے انشورنس کے نظام کو اپنایا ہے اور مذہب اسلام نے بھی اپنے ماننے والوں کے لئے اس کا دروازہ بند نہیں کیا ہے کیونکہ اسلام تو ترقی، تہذیب اور ضابطہ کا ایک مذہب ہے۔ [39]

انشورنس کلیم حادثہ پر رقم کی وصولی:

مذکورہ صفحات میں یہ بات واضح ہو گئی کہ گاڑی کی انشورنس کروانا جائز نہیں ہے، ایسا کرنا موجب عتاب اور خدا تعالی کے غضب کو دعوت دینا ہے۔ اب اس سلسلہ میں اگر کسی شخص نے انشورنس کی رقم جو کہ گاڑی کے نقصان ہونے کی صورت میں میسر آئی تھی تو اس کا شریعت مطہرہ اور علمائے کرام کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟ تو ذیل میں اسی فتوی کو ذکر کیا جاتا ہے:

سوال نمبر: 159643: ایک صاحب ہیں۔ ان کے بھائی کا ایک سڑک حادثے میں انتقال ہو گیا تھا وہ بائک سے تھے اور سامنے والی گاڑی کوئی پک اپ وغیرہ تھی مرحوم کے بھائیوں نے اس گاڑی والے پر کیس کیا تو لگاتار سات سال تک کیس لڑنے کے بعد عدالت نے ان کے حق میں یہ فیصلہ دیا کہ ان کو مرحوم کے لواحقین کو 200000 دو لاکھ روپے کا کلیم دیا جائے اور یہ رقم اس انشورنس کمپنی کو دینی ہو گی جس کمپنی کا مارنے والی گاڑی کا انشورنس تھا اور یہ رقم چار قسطوں میں (ایک سال میں پچاس ہزار) ملنے تھے پھر اس پچاس ہزار روپے پر تقریباً 15 ہزار سے زائد بیاج (انٹرسٹ) بھی لگتا رہا تو کل رقم چار سال میں دو لاکھ ساٹھ ہزار سے کچھ زائد ملی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ بیاج تو حرام

ہے ہی لیکن کلیم (انشورنس) کے روپے بھی حرام ہیں یا نہیں یا پھر انہیں کہاں استعمال کر سکتے ہیں؟ برائے کرم جلد از جلد جواب عنایت فرمائیں اور عند اللہ مأجور ہوں اور عند الناس مشکور خیرا

جواب نمبر: 159643

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صورت مسئولہ میں سڑک حادثہ اگر گاڑی ڈرائیور کی لاپرواہی اور غلطی کی وجہ سے پیش آیا ہے تو یہ قتل خطا ہے، جس میں قاتل کی عاقلہ پر دیت لازم ہوتی ہے اور غیر اسلامی ممالک میں انشورنس کمپنی عرفاً و قانوناً عاقلہ کے قائم مقام بن گئی ہے، لہٰذا انشورنس کی رقم لینے اور استعمال کرنے کی گنجائش ہے؛ لیکن اگر گاڑی ڈرائیور کی کوئی غلطی نہیں تھی؛ بلکہ بائک خود سے کسی وجہ سے ٹکرائی تھی تو اب گاڑی ڈرائیور کے خلاف مقدمہ کرکے ہرجانا لیناشرعاً جائز نہ ہوگا۔ والثالث خطأ وہو نوعان....وموجبه الكفّارةُ والدية على العاقلة والأثم دون الإثم. (الدر المختار مع رد المحتار: ۱۰/ ۱۶۰،۱۶۱، كتاب الجنايات)[40] شریعت اسلامیہ میں فقہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ کی راہنمائی کرتی ہے، زندگی کا کوئی بھی ایسا پہلو نہیں ہے جس میں شریعت اسلامیہ کے تحت کسی بھی مسئلہ سے آگاہی نہ ملتی ہو۔ موجودہ دور میں امت مسلمہ کو چاہیئے کہ اپنے ارد گرد اور خاندان میں معائنہ کریں کہ کوئی ان امور غیر شرعیہ کاارتکاب تو نہیں کررہا، اگر ایسا ہو تو قرآن وسنت اور علماء فقہاء کرام کے دلائل سے انکو قائل کریں تاکہ تمام مسلمان شریعت اسلامی کے قانون وضوابط کی پیروی کر سکیں اور اللہ اور اسکے رسول کی ناراضگی سے بچ سکیں۔

اجارہ فقہیہ کا تعارف:

کسی شے کے نفع کے عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک قرار دینا اجارہ ہے۔ اور اسی طرح مزدوری پر کام کرنا اور ٹھیکہ، کرایہ اور نوکری یہ سب اجارہ ہی کی قسمیں ہیں۔ مالک کو آجر، موجر، مواجر اور کرایہ دار کو مستاجر اور اجرت پر کام کرنے والے کو اجیر کہتے ہیں۔ [41]

اجارہ کا بیان قرآن پاک میں اللہ ذوالجلال نے دیا ہے، اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے کہ: قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ۠ؗ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ۝ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓي اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ۭ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ[42] "شعیب (علیہ السلام) کی دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے کہا اے والد انہیں (موسی علیہ السلام کو) نوکر رکھ لیجیے کہ بہتر نوکر وہ ہے جو قوی اور امین ہو (شعیب نے موسی سے علیہاالسلام) کیا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک سے تمہارا نکاح کردوں اس پر کہ آٹھ برس تک تم میرا کام اجرت پر کرو اور اگر دس برس پورے کردو تو یہ تمہاری طرف سے ہوگا میں تم پر مشقت ڈالنا نہیں چاہتا ان شاءاللہ تم مجھے نیکوں میں سے پاؤ گے"۔ مذکورہ آیہ میں اجارہ کا ذکر اللہ رب العزت نے اپنے دونبیوں کے طریقے سے کیا، اور اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے احادیث مبارکہ میں بھی اسکا ثبوت بکثرت ملتا ہے جیسا کہ امام ابن ماجہ لکھتے ہیں کہ: **عن عبد الله بن عمر، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " أعطوا الاجيرأجره، قبل أن يجف**

عرقه[43]"حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مزدور مزدوری اسکا پسینہ سوکھنے سے پہلے دو"۔

جمع الصفقتین اور اسکے کچھ مسائل:

عقد کے اعتبار سے غرر پائے جانے کی صورت یہ ہے کہ ایک عقد کے اندر کوئی سے دو معاملات اس طرح جمع کر لئے جائیں کہ ان میں سے ایک عقد دوسرے عقد کے ساتھ مشروط ہو، اسے صفقۃ فی صفقۃ کہا جاتا ہے، جیسے زید، بکر سے یہ کہے کہ میں تمہیں اپنا مکان اس شرط پر کرایہ پر دیتا ہوں کہ تم مجھے اتنی رقم بطور قرض دو۔ یہ صورت ناجائز ہے کیونکہ اس میں غرر (غیر یقینی کیفیت) کی خرابی پائی جاتی ہے بایں طور کہ مکان کی بیع کا مکمل اور یقینی ہونا قرض دینے پر موقوف اور مشروط ہے لہذا اگر بکر زید کو قرضہ نہ دے تو مکان کی بیع ختم ہو جائیگی۔ اور اگر بکر واقعۃً زید کو قرض دے دے تو مکان کی بیع مکمل سمجھی جائیگی، گویا بوقت عقد غیر یقینی کیفیت اور جہالت ہے کہ مکان کی بیع مکمل ہو جائیگی یا منسوخ ہو جائیگی، اسی کا نام غرر ہے۔ (اور صفقۃ فی صفقۃ اسی کی ایک قسم ہے) بہر حال کوئی عقد و معاملہ کرتے وقت اسمیں کوئی شرط نہیں لگانی چاہئے، کیونکہ اس کی وجہ سے غیر یقینی کیفیت پیدا ہو کر عقد ناجائز ہو جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عقد کے اندر شرط لگانے کی تمام صورتیں ناجائز نہیں ہے; بلکہ صرف وہی شرائط (conditions) لگانا ناجائز ہے جنکی وجہ سے "غرر" کی خرابی پیدا ہو رہی ہو۔ لہٰذا درج ذیل شرائط لگانا جائز ہے: وہ شرط کہ خود عقد اس کا تقاضا کرے جیسے زید کو بکر اپنا سامان اس شرط پر فروخت کرے کہ جبتک بکر قیمت نہیں ادا کریگا، زید اپنا سامان اس کے حوالہ نہیں کریگا۔ وہ شرط کہ جو ملائم عقد ہو یعنی حقیقت عقد کے خلاف نہ ہو، بلکہ اسے پختہ کرنے کے لئے ہو، جیسے زید اپنا سامان بکر کو اس شرط پر ادھار فروخت کرے کہ بکر قیمت کے بدلے کوئی ضمانت (security) یا رہن رکھے۔ وہ شرط کہ تاجروں کے ہاں اسے عقد کے اندر داخل کرنے کا رواج ہو۔ جیسے اس شرط پر فریج فروخت کرنا کہ ایک سال تک اس کی مفت سروس کی سہولت فراہم کریگا۔

اجارہ اور شرکت جمع نہیں ہو سکتے، شریعت نے اجرت کی تعیین کی جن صورتوں کو ناکافی یا نادرست سمجھا گیا ہے ان میں سے ایک صورت یہ ہیکہ کسی ایسی چیز کو اجرت بنایا جائے جو خود اجیر اور عامل کے عمل کے ذریعہ بعد کو وجود میں آنے والی ہے، فقہاء کی تعبیر میں خود اجیر کے جزو عمل کو اجرت بنایا جائے، اس قاعدہ اور ضابطہ سے معلوم ہوا کہ اجیر کو شریک یا مضارب بنانا درست نہیں۔ نیز مسئلہ مذکورہ کی نظیر مضاربت کے باب میں فتاوی عثمانی میں مرقوم ہے:

سوال: ایک شخص کا سرمایہ ہے دوسرے کی صرف محنت ہے، سرمایہ نہیں، محنت والے شخص کو مثلاً ۳۰ فیصد اور ایک فیصد خاص مقدار تنخواہ دی جائیگی، جبکہ محنت والا شخص نقصان میں شریک نہیں ہے از روئے شریعت ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب: یہ صورت جائز نہیں ہے آپ یا تو اس کا نفع میں کچھ فیصد حصہ رکھیں، پھر تنخواہ مقرر کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ یہ مضاربت ہوگی یا تنخواہ مقرر کریں اور وہ متعین رقم ہو، نفع کا فیصد نہ ہو، نفع میں بحیثیت شریک حصہ دار کوئی فیصد حصہ مقرر نہ کریں، اس صورت میں یہ اجارہ ہوگا، دونوں چیزوں کو جمع کرنا درست نہیں۔[44]

دار العلوم دیوبند کے فتوی کا ایک اقتباس پیش ہے کہ : وہ آپ کے اجیر و ملازم ہوگئے پھر اسی کام کے نفع میں اپنے مزدور کو بحیثیت مضارب یا شریک اس کو پارٹنر بنانا درست نہیں، بہر حال عموماً علماء کا مسلک یہی ہیکہ اجیر کو شریک یا مضارب بنانا درست نہیں۔ البتہ حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی کی رائے یہ ہے کہ شریک کو ملازم رکھنا جائز ہے جیسا کی اس کی تائید مضاربت سے بھی ہوتی ہے کہ مضارب عمل مشترک سے نفع حاصل کرتا ہے، کہ عمل کرتے وقت وکیل تھا نفع میں شریک اور اجیر کہ جو کام کر رہا ہے اسی میں سے اجرت یا حصہ دیا جارہا ہے۔ نیز تعامل بھی لوگوں کا ہو گیا ہے، چنانچہ رقم طراز ہے:

" کمپنی کے شرکاء کو اجیر رکھنے کا تعامل بھی عام ہو گیا ہے اس لئے اس زمانہ میں شریک کو ملازم رکھنا جائز ہے "۔[45]

نیز جدید فقہی مسائل پر مذکورہ بحث کا خلاصہ مرقوم ہے جسمیں مجوزین کے دلائل ہیں، نمبر 7،6،5 پر لکھا ہے کہ :
ہمارے زمانہ میں کاروبار اور معاملات کے مختلف ایسے طریقے مروج ہیں جن میں عامل کے جزء عمل ہی اجرت بنایا جاتا ہے۔ ایسی صورتوں میں گو قطعی مقدار مآلاً متعین کر دیتا ہے اور نزاع پیدا نہیں ہوتا، اور کسی معاملہ میں ایسی جہالت اور عدم تعین مفضی الی المنازعہ نہ ہو، مضر نہیں ہے۔ شریعت میں مزارعت، مساقاۃ اور مضاربت کی صورت میں ایسی نظیریں موجود ہیں اور صحت اور صراحت کے ساتھ ثابت ہیں جو عامل کے جزء عمل کو اجرت مقرر کرنے کو درست قرار دیتی ہیں۔ پس ہمارے زمانہ میں کاروبار اور معاملات میں ایسی صورتیں جو قفیز طحان کے قبیل سے ہیں اور کثرت سے مروج و معمول ہیں، جائز ہونی چاہییں "۔[46]

مالی جرمانہ اور اسکی چند صورتیں:

جن جرائم کی سزائیں شریعت نے مقرر نہیں کی ہیں بلکے انکو حکام کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے، اور حکام جرم کی نوعیت، مقام اور مجرم کے لحاظ سے سزائیں تجویز کرتے ہیں انکو تعزیرات کہتے ہیں۔ جیسا کہ امام سرخسی اپنی مبسوط میں ذکر کرتے ہیں کہ : **التعزير هو عقوبة غير مقدرة شرعا، تجب في كل معصية ليس فيها حد ولا كفارة**[47] "یعنی کہ تعزیر وہ ہے جسکو شرع نے متعین نہ کیا ہو لیکن ہر گناہ پر وہ لازم آتی ہے اور اس میں حد اور کفارہ نہیں ہے " اور اسی طرح محمد بن یوسف ابی القاسم العبدری ابن شاس کا قوم نقل کرتے ہوئے تعزیر کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ : **قال ابن شاس:الجنايات المواجبات للحد سبعة وما عدا هذا الجنايات ومقدماتها فيوجب التعزير وهو موكول الى اجتهاد الامام**[48] "ابن شاس کہتے ہیں کہ جنایات مواجبات کے لئے سات حدود ہیں، اور انکے علاوہ جو بھی گناہ ہیں انکے لئے تعزیر ہے جو کہ وقت کے امام کے مصلحت کے تحت دی جائے گی " بزازیہ نے تعزیر باالاخذ المال کا ایک نیا معنی متعارف کروایا وہ یہ ہے کہ وقتی حبس مال کا نام تعزیر باخذ المال ہے، بزازیہ میں یہ صرف اتنا ہی ہے، لیکن دوسرے علماء نے اس سے یہ معنی اخذ کیا ہے کہ پھر تعزیر باالمال مطلقاً ضبط مال کا نام ہے، خواہ وہ قابل واپسی ہو یا نہ ہو، اور تعزیر بالمال عام ہے، اور تعزیر باخذ المال اسی کی ہی ایک قسم ہے، یعنی کہ تعزیر بحبس المال، لیکن اسی کے ساتھ ہی اگر المجتبیٰ کی تشریح بھی شامل حال کرلی جائے تو عدم توبہ کی صورت میں مال نا قابل واپسی قرار پائے تو پھر اس میں اور عامل مالی جرمانہ میں (تعزیر باالمال) میں نتیجہ کے لحاظ سے کوئی بھی فرق باقی نہیں رہے گا۔ واضح رہے کہ یہ تشرح یا تفریق خود امام ابویوسف سے منقول نہیں ہے، یہ بعد والوں کی ایجاد ہے۔ اسی لئے

بشمول مسلک حنفی کی فقہی کتاب میں تعزیر بالمال اور تعزیر باخذ المال میں مذکورہ فرق ملحاظ نہیں رکھا گیا ہے بلکے اکثر دونوں الفاظ ایک ہی سیاق میں ذکر کئے گئے ہیں مثال کے طور پر: **وفی شرح الآثار التعزیر بالمال کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ الی الخ وا لحاصل ان المذہب عدم التعزیرباخذ المال**[49]خاتمۃالمجاہدین مولانا رکن الدین ابو یحیٰ الخوارزمی اور امام ظہیر الدین التمرتاشی الخوارزمی یہ وہ لوگ ہیں۔ان حضرات نے امام ابویوسف کے قول کا یہ مطلب بیان کیا کہ جرمانہ کا مال مجرم سے لے کر محبوس کیا جائے لیکن بحق سرکار یا بحق مدعی علیہ خرچ نہ کیا جائے بلکے محفوظ رکھا جائے اور توبہ کے بعد اسے واپس کر دیا جائے یعنی کہ گویا حبسی مال کی صورت۔امام ابویوسف کے قول کی یہ تشریح کس بنیاد پر کی گئی کچھ معلوم نہیں البتہ اس قدر یقینی ہے کہ یہ تشریح خود امام ابویوسف سے منقول نہیں ہے۔

خلاصہ بحث:

ترقی یافتہ ممالک کی طرح پاکستان میں جدید آن لائن ٹرانسپورٹ کمپنیز اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔ان سروسز کے لوگوں کو بے شمار فوائد حاصل ہوئے، عوام الناس کو سہولیات سے آراستہ کیا، سفر آسان اور قلیل ہو گیا ،متعدد لوگوں کو روزگار میسر آئے، لیکن اسکے ساتھ ساتھ چند مسائل میں بھی اضافہ ہوا اور وہ یہ کہ ان سروسز کی وجہ سے ٹرانسپورٹ شارٹ فال کی طرف رخ کر گئی، گاڑیوں کا اضافہ ہوا، جس سے فضائی آلودگی اور شور میں اضافہ ہوا اور سرمایہ کاروں نے ان کمپنیز میں سرمایہ صرف کرنا شروع کر دیا، جو کہ ترقی کے مزید کاموں میں خرچ کیا جا سکتا تھا۔ان کمپنیوں نے پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کو بطور کمرشل استعمال کیا، جس سے ان کمپنیوں کو بعض ملکوں میں قانون کا سامنا کرنا پڑا۔اور ایک قابل غور امر یہ بھی ہے کہ ان کمپنیوں کے پاس عوام الناس کا ڈیٹا بھی ہے جو کہ ایک اور خطرے کی گھنٹی کی علامت ہے۔گاڑیوں میں ٹریکنگ سسٹم بھی ہے جسکے متعدد فوائد ہیں لیکن اس بات کا بھی احتمال و خدشہ ہے کہ کہیں کوئی انکا غلط استعمال نہ کرے۔اور سب سے اہم بات کہ ان کمپنیوں کے معاشرہ میں آنے سے فقہی مسائل بڑھ گئے، فقہی مسائل جیسا کہ اجارہ فقہیہ کے مسائل، صفقتین فی الصفقہ،مالی جرمانہ اور قفیز طحان جیسے اہم مسائل سامنے آنا شروع ہو گئے جس سے اکثر عوام ناآشکار ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ان فقہی مسائل پر اہل علم و تحقیق،مزید فقہی و شرعی مباحث کو موضوع بحث بنا کر پاکستانی عوام کو فقہی و شرعی راہنمائی فراہم کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی واحوالہ جات

[1] اس کمپنی کے اہم لوگ یہ ہیں:

- رونالڈ شوگر (چیئرمین)
- داراخسروشاہی (سی ای او)
- نیلسن چا (سی ایف او)
- ٹونی ویسٹ (سی ایل او)

[2] https://www.uber.com/global/en/cities/ , Accessed on 19.01.2021.

[3] https://www.businessinsider.com/uber-travis-kalanick-bio-2014-1 , Accessed on 19.01.2021.

[4] https://en.m.wikipedia.org/wiki/The_Wall_Street_Journal , Accessed on 19.01.2021.
[5] https://techcrunch.com/2014/09/02/uberpool-launch-for-real/, Accessed on 19.01.2021.
[6] https://www.reuters.com/article/us-careem-funding/mideast-ride-hailing-app-careem-raises-200-million-to-expand-expects-more-funds-idUSKCN1MS0EF , Accessed on 19.01.2021.
[7] https://www.thenational.ae/business/technology/careem-acquires-online-restaurant-listing-platform-roundmenu-to-trial-food-delivery-1.705513 , Accessed on 19.01.2021.
[8] https://www.thenews.com.pk/print/294471-mjsf-bykea-technologies-inks-pact-for-bikers-support-scheme , Accessed on 19.01.2021.
[9] https://www.reuters.com/article/egypt-tech-swvl-idUSL8N1XX0GD , Accessed on 19.01.2021.
[10] https://www.menabytes.com/airlift-series-a/ , Accessed on 19.01.2021.
[11] https://www.businesstraveller.com/business-travel/2020/02/13/over-25000-drivers-register-for-ola-in-london/ , Accessed on 19.01.2021.
[12] https://techcrunch.com/2018/12/17/ola-100-million-vogo/ Accessed on 12.01.2021
[13] https://timesofindia.indiatimes.com/india/ola-cabs-banned-in-bengaluru-for-licence-violation/articleshow/68528835.cms Accessed on 12.01.2021
[14] https://www.dawn.com/news/1279233 ,Accessed on 21.01.2021.
[15] https://aurora.dawn.com/news/1141986 ,Accessed on 21.01.2021.
[16] https://en.m.wikipedia.org/wiki/Airlift_(Pakistani_company) ,Accessed on 21.01.2021.
[17] https://en.m.wikipedia.org/wiki/Swvl ,Accessed on 21.01.2021.
[18] https://en.m.wikipedia.org/wiki/Uber ,Accessed on 21.01.2021.
[19] ابن القیم الجوزیہ،**زاد المعاد فی ھدی خیر العباد**(بیروت: موسسۃ الرسالہ،1998ء)،133/1۔
[20] حافظ یوسف بن عبدالرحمن المزی، **تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف**(بیروت: دارالغرب الاسلامی،1999ء)،104/4،رقم4563۔
[21] یوسف بن عبدالرحمن، **تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف**، مصدر سابق۔
[22] یوسف بن عبدالرحمن، **تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف**، مصدر سابق،262/2۔
[23] الذاریات99:7-8۔
[24] امام ابن ماجہ،**السنن**۔ باب فضل غزوالبحر،رقم2778۔
[25] مفتی محمد شفیع، **جواہر الفقہ** (کراچی: اداہ معارف القرآن،2010)،83/3۔
[26] مفتی رشید،**احسن الفتاوی**(کراچی: ایچ ایم سعید کمپنی،1425ھ)،89/4۔
[27] خالد سیف اللہ رحمانی، **قاموس الفقہ** (کراچی: زمزم پبلشرز،2007ء)،290/2۔
[28] https://darulifta-deoband.com/home/ur/Interest--Insurance/64361, 25.01.2021.
[29] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.
[30] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.
[31] المائدہ5: 1 -
[32] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.
[33] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.
[34] . ملاحظہ فرمائیں (الفروق للقرافي طبعة دار إحياء الكتب العربية سنة 1344ھ-ج 1 ص 151، حاشية ابن عابدين ج 5 ص416:429.. والقواعد الفقهية لابن رجب (القاعدة الخامسة بعد المائة)، الموسوعة الفقهية حرف غ مادة غرر ج 31 ص 160)۔
[35] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.
[36] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.
[37] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.
[38] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 26.01.2021.

[39] http://www.dar-alifta.org/viewFatwa.aspx?ID=2062&LangID=7 , Accessed on 28.01.2021.

[40] https://darulifta-deoband.com/home/ur/Interest--Insurance/159643, Accessed on 28.01.2021.

[41] امجد علی اعظمی، **بہار شریعت**(کراچی: مکتبۃ المدینہ، س ن)،107/3۔

[42] القصص27:28

[43] محمد بن يزيد القزويني، **سنن ابن ماجه**(بيروت: دارالفكر لطباعة للننشر والتوزيع، س ن)،97/3، رقم2443۔

[44] مفتی محمد تقی عثانی، **فتاوی عثمانی**(کراچی: مکتبہ معارف القران،2016ء)،35-36/3۔

[45] احسان اللہ شائق، **جدید معاملات کے شرعی احکام**(کراچی: دارالاشاعت،2007ء)،207-208/3۔

[46] مولانا خالد سیف رحمانی، **جدید مسائل اور انکا حل**(کراچی: زم زم پبلیشرز،2013ء)،198/4۔

[47] امام سرخسی، **المبسوط**(بیروت: داراحیاء التراث العربی، س ن)،45/9۔

[48] محمد بن یوسف بن ابی القاسم العبدری، **التاج والاکلیل لمختصر الخلیل**(بیروت: دارالفکر،1398ھ)،319/6۔

[49] زین الدین، **البحر الرائق شرح کنز الدقائق**،44/5۔